اہل علم اور عوام کے لیے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

انقلاب نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی علمبردار

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

قرآن مجید کے غلط ترجمے

جامع القرآن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

دعا بعد از نماز جنازہ

قرآن و سنت کی روشنی میں

دانش حجاز

مدرسہ سے خانقاہ تک

عجائبات حج اور طلب الٰہی

حج اور بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آداب

قربانی

کے مسائل و فضائل

اور عید الاضحیٰ

دار الافتاء اہلسنت

سوالوں کے جوابات

قرآن و سنت کی روشنی میں

تاریخ کے اوراق سے

TEACHINGS OF ISLAM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

16 فروری 2009 بروز پیر راولپنڈی تا لاہور

نظام مصطفیٰ ٹرین مارچ

انشاء اللہ تعالیٰ راستے میں آنے والے تمام ریلوے سٹیشنوں پر ایمان افروز خطابات ہوں گے
شمع رسالت کے پروانے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں!

الداعی الی الخیر: **پیر محمد افضل قادری، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت**

0300-9622887، 053-3521401-02، مرکزی دفتر: نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلقِ خدا کی ضروریات: تعلیم، صحت، خوراک، رہائش، آبادکاری کیلئے

افضلیہ ویلفیئر انٹرنیشنل

☆ اندرون و بیرون ملک مخلص اور بے لوث کارکنوں کی ضرورت ہے فوراً رابطہ فرمائیں ☆

منجانب: صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

(0092-53) 3521401-02 0333-8403748 www.ahlesunnat.info info@ahlesunnat.info

marfat.com

انقلاب نظامِ مصطفےٰ کا حقیقی علمبردار

ماہنامہ

آوازِ اہلسنت

گجرات (پاکستان)

دسمبر 2008ء

بفیضانِ نظر

فقیہ العصر عالمِ ربانی قبلہ حضرت مولانا محمد نیک عالم قادری قدس سرہٗ

تاجدارِ نیک آباد

بیادِ

قطب الاولیاء حضرت مولانا پیر محمد اسلم قادری قدس سرہٗ

نیک آباد

سرپرستِ اعلیٰ

پیشوائے اہلسنت علامہ پیر محمد افضل قادری

سجادہ نشین نیک آباد

نگرانِ اعلیٰ

شہزادہ پیشوائے اہلسنت صاحبزادہ محمد عثمان قادری

مجلسِ تحریر

علامہ ابو الحسنین قادری — قاضی محمد محمود قادری

علامہ دلشاد حسین قادری — علامہ سیف النبی قادری

سید شاہد حسین گردیزی — علامہ نصر اللہ خان قادری

مولانا شفیق الرحمن قادری — علامہ محمد عظیم قادری

علامہ شفیق الرحمن ہاشمی — پروفیسر بشیر احمد مرزا

علامہ عامر اسلم قادری — قاری غلام مصطفیٰ (U.A.E)

مجلسِ مشاورت

مولانا محمد حسین عاصم — علامہ ساجد القادری

علامہ محمد حنیف طاہر — علامہ راشد تنویر قادری

علامہ تنویر احمد عثمانی — علامہ ابو تراب بلوچ

علامہ شہزاد احمد قادری — حاجی محمد سعید زرگر

علامہ عبد الغفور گولڑوی — حافظ محمد اکرم زاہد

محمد ندیم قادری — قاری تنویر احمد قادری

قانونی مشیر

میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ

مسئول ایڈیٹر

صاحبزادہ محمد اسلم قادری

معاون خصوصی

محمد ابرار حنیف مغل

سب ایڈیٹر

محمد الیاس ذکی

سرکولیشن منیجر

حافظ شبیر احمد قادری

فی شمارہ	15 روپے
سالانہ	180 روپے
U.K.	20 پاؤنڈ سالانہ
USA	40 ڈالر سالانہ
عرب امارات: 100 درہم سالانہ	

حُسنِ ترتیب

حمد و نعت	4
پاکستان کے درپیش مسائل کا حل	5
قرآن مجید کے غلط ترجمے	7
فضائل و مسائل قربانی	10
جامع القرآن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	13
دانش حجاز	16
دعا بعد از نمازِ جنازہ	18
تاریخ کے اوراق سے	21
دار الافتاء	23
مدرسہ سے خانقاہ تک	27
عجائبات حج	31
Teaching of Islam	34

مکتبۂ اہلسنت (رجسٹرڈ) نیک آباد باب غوث اعظم بائی پاس گجرات (پاکستان) 0300-6278259

مقامِ اشاعت: مرکزِ اہلسنت خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد بائی پاس گجرات

فون: 053-3521401-2

فیکس: 053-3511855

info@ahlesunnat.info

حمد
باری تعالیٰ

نعت
رسول مقبول ﷺ

حمد

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جودو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب ﷺ کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

نعت

واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں درسے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
آسمان خوان ،زمیں خوان ، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پر چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

marfat.com

عالمی تنظیم اھلسنت کی اسلام آباد میں پریس کانفرنس

☆☆☆ اداریہ ☆☆☆

عالمی تنظیم اہلسنت کے قائدین نے 26 اکتوبر 2008ء کو پریس کلب اسلام آباد میں دو نکاتی پریس کانفرنس کی جس کا پہلا نکتہ پاکستان کو درپیش مسائل اور انکا حل اور دوسرا نکتا اسلام میں مقرر شدہ موت کی سزاؤں کو ختم کرنے کی حکومتی سازش تھا۔ اس موقع پر امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے پاکستان کو درپیش مسائل اور ان کا حل کیا ہے؟ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ھے کہ وطن عزیز کی دینی اساس کو ختم کیا جارہا ہے، اسلامیان پاکستان پر کافرانہ نظام مسلط کر کے انہیں نظام مصطفیٰ ﷺ کی برکات سے محروم رکھا گیا ہے اور الحاد ولادینیت، تباہ کن عریانی، فحاشی اور بے حیائی کی ترویج کر کے مسلمانوں کی آخرت بھی برباد کی جارہی ہے۔ مسلمان اپنی انفرادی واجتماعی زندگی میں اور تمام نظام مملکت میں شریعت اسلامیہ کے پابند ہیں اور شریعت اسلامیہ میں مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل موجود ہے لہذا اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ لہذا حکمرانوں اور عوام کو چاہیے کہ وہ تحریک پاکستان کے مشہور نعرے (پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ) کے مطابق وطن عزیز کو نظام مصطفیٰ کا گہوارہ بنا کر سعادات دارین سے بہرہ ور ہوں۔

پاکستان کا دوسرا بڑا مسئلہ بھوک افلاس اور کمر توڑ مھنگائی ھے اس معاشی تباہ حالی کی بڑی وجہ حکمرانوں وافسران کی لوٹ کھسوٹ، شاہانہ عیش وعشرت اور اس کے نتیجے میں عوام وخواص میں پیدا ہونے والی بددیانتی اور حرص زر ہے ہمارے حکمرانوں نے اندرون وبیرون ملک محلات اور جاگیریں و کاروبار بنائے جس کے نتیجے میں سرکاری افسران اور سیاسی لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا اور پھر سب نے اس مظلوم ملک کو بڑی بے دردی سے لوٹا۔ حکمرانوں نے دولت کی غلط تقسیم کی مثلاً تنخواہوں ومراعات میں زمین وآسمان کا فرق ہے، کیالاکھوں میں تنخواہ ومراعات لینے والوں کے پیٹ زیادہ بڑے ہیں اور کیاان کی ضروریات عام لوگوں سے سو گنا زیادہ ہیں ہر گز ایسا نہیں ہے اس معاشی مسئلے کا حل یہ ہے کہ پاکستان میں بوریا نشینوں کی حکومت قائم کی جائے اور خلافت راشدہ کے مطابق حکمرانوں واعلیٰ افسران کو پابند کیا جائے کہ وہ ایک غریب آدمی کی طرح اپنی بود وباش میں سادگی اپنائیں، سرکاری خزانے سے صرف گزارہ الاؤنس لیں اور اپنی جائداد میں ہر گز اضافہ نہ کریں اس سے رشوت وبددیانتی کا قلع قمع ہو گا اور سرکاری خزانہ بھی جار دولت سے بھر جائے گا۔ زرداری صاحب، میاں نواز برادران، چوہدری شجاعت برادران اور دیگر سب وڈیرے قوم وملت کے خادم بن کر دکھائیں نہ صرف اپنی دولت پاکستان لائیں بلکہ اپنی ضرورت سے زائد تمام دولت ملکی قرضوں اور عوام کی بنیادی ضروریات کے لئے خیرات کریں اور اندرون وبیرون ملک تمام امراء سے بھی اپیل کریں کہ وہ بھی اپنی دولت سے پاکستان کے خزانوں کو بھر دیں اور ضرورت سے زائد دولت پاکستان پر قربان کر دیں۔

حکمران نظام مملکت کو ملکی بساط کے مطابق نھایت سادگی سے چلائیں آئندہ قرضے نہ لینے کی قسم اٹھائیں ملکی وسائل کے ایک حصے سے نظام چلائیں اور ایک حصے سے قرضے اتاریں مہنگائی اور معاشی عدم

marfat.com

استحکام کو ختم کرنے کے لئے سودی نظام ختم کیا جائے اور لوگوں کی تمام بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے زکوۃ وعشر وخراج کا اسلامی نظام نافذ کیا جائے علوم وفنون وسائنس میں ترقی، تجارت وزراعت اور تمام بنیادی معاشی وسائل پانی کے ذخیروں اور بجلی کی پیداوار وغیرہ پر فوری توجہ دی جائے۔

پاکستان کے عظیم ہیرو ڈاکٹر عبد القدیر سے قومی اسمبلی وسینٹ میں معافی مانگی جائے اور انہیں قومی اعزاز واکرام کے ساتھ رہا کر کے ان کے عہدے پر انہیں تازندگی بحال کیا جائے۔

پاکستان کی تاریخ کے عظیم محب وطن دلیر جج چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو بھی پورے اعزاز کے ساتھ بحال کر کے عوامی جذبات کا احترام کیا جائے۔

دھشت گردی اور قبائلی علاقہ جات میں مسلمانوں کاقتل عام

یہ تباہ کن صورتحال ہمارے جرنیلوں اور حکمرانوں کی امریکی غلامی کا نتیجہ ہے کچھ علماء نے خود کش حملوں کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا یقیناً یہ خود کش حملے حرام ہیں بلکہ اگر کسی بے گناہ مسلمان کی جان کو نقصان پہنچانے کیلئے خود کش حملہ والا شخص اپنے فعل کو جائز سمجھتا ہو تو وہ کفر کا ارتکاب کر کے مرتد ہو جاتا ہے اور آتش جہنم کا حقدار ٹھہرتا ہے لیکن یہ یک طرفہ فتویٰ دینے والے علماء یاد رکھیں کہ افغانستان اور قبائلی علاقہ جات میں مسلمانوں کے خلاف کفار کی جنگ کا ساتھ دینے والے اور مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے بھی کفار کے بدترین ایجنٹ اور جہنم کے حقدار ہیں اس تباہ کن صورتحال کے نتیجے میں اشاعت اسلام کے عمل کو شدید نقصان پہنچا ہے ملکی معیشت تباہی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کر کے ملک کو تباہ کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ تمام پاکستانی متحد ہو کر اس صورتحال کا مقابلہ کریں اپنی دولت پاکستان سے باہر رکھ کر یا منتقل کر کے پاکستان کو شدید کمزور نہ کریں پاکستان کے خزانے کو دولت سے بھر دیں اور حکمرانوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ امریکی جنگ سے فوراً علیحدہ ہو جائیں اور عالمی سطح پر امریکہ پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ افغانستان سے چلا جائے اور مسلم ممالک افغانستان میں لوگوں کی مرضی کے مطابق حکومت کے قیام کیلئے کردار ادا کریں نیز بلوچستان میں بھی پرویز مشرف کی تباہ کن پالیسیوں کو ختم کر کے بلوچستان کے ناراض قبائل کو ہر قیمت پر راضی کریں اور بلوچستان کو اس کے جائز حقوق دے کر حالات درست کیے جائیں۔

سزائے موت کی شرعی سزاؤں کو ختم کرنا گھناؤنی سازش ھے

چند ہفتے قبل وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے اعلان کیا تھا کہ وہ سزائے موت ختم کر رہے ہیں اور اب پتہ چلا ہے کہ وزارت قانون نے اس بل کی منظوری کیلئے وزیراعظم کو سمری بھیج دی ہے اسلامیان پاکستان کو چاہیے کہ وہ حکومت کو ان اسلام شکن اقدامات سے روکیں کیوں کہ اسلام میں، بے گناہ کے قاتل، گستاخ رسول، ڈاکو، شادی شدہ زانی، مرتد وغیرہ کیلئے موت کی سزا رکھی گئی ہے خدانخواستہ اگر حکومت نے دشمنان اسلام کی ایماء پر ان اسلامی سزاؤں کو ختم کر دیا تو نہ صرف حکومت بلکہ خاموش رہنے والے تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کے حقدار ٹھہرینگے اور دوسری طرف قاتل، گستاخانِ رسول، ڈاکوؤں اور زناکاروں کو حکومت کے اس اسلام شکن اقدام سے حوصلہ ملے گا اور یہ خطرناک جرائم اور زور پکڑیں گے لہذا پیپلز پارٹی کے لیڈر ہوش کے ناخن لیں اور اس اسلام شکن اقدام سے باز رہیں ورنہ عالمی تنظیم اہلسنت اور اسلامیان پاکستان حکومت کے خلاف راست اقدام اٹھائیں گے اور تحفظ اسلام کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

---

marfat.com

قرآن مجید کے غلط ترجمے

پیشوائے اہلسنّت پیر محمد افضل قادری (نئی قسط)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ھیں:

''وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' سورہ انبیاء، پارہ 17، آیت: 107۔

اس آیت کے تحت

✤...... جماعت اسلامی کے مودودی ترجمہ کرتے ہیں:

''اے محمد! ہم نے جو تجھے بھیجا ہے تو دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔''

✤...... شیخ الجامعہ مدرسہ دیوبند محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں:

''اور جب تجھ کو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر جہاں کے لوگوں پر۔''

✤...... دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی ترجمہ کرتے ہیں:

''آپ کو اور کسی کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہاں کے لوگ (یعنی مکلفین) پر مہربانی کے لئے۔''

✤...... غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیثوں کے حافظ نذیر احمد دہلوی ترجمہ کرتے ہیں:

✤ ''اور ہم نے تم کو دنیا جہاں کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے اور بس''

آیت مذکورہ میں مودودی صاحب نے ''عالمین'' کا ترجمہ دنیا والے کیا ہے۔ محمود الحسن نے جہان کے لوگ کیا ہے۔ تھانوی صاحب نے جہان کے لوگ یعنی مکلفین کیا ہے۔ مکلفین وہ لوگ ہیں جو عبادات اور شرعی قوانین کے پابند ہیں بچے، پاگل اور بے ہوش وغیرہ غیر مکلفین ہیں۔ حافظ نذیر احمد دہلوی کے ترجمے کی رو سے بھی آپ ﷺ تمام جہانوں کی بجائے صرف مکلف لوگوں (یعنی جو احکام شرع کے پابند ہیں) کیلئے رحمت ہیں۔

العیاذباللہ من ذالک!!!

ان تراجم میں حضور ﷺ کو پورے جہان کی بجائے جہان کی جز کے لئے رحمت قرار دیا ہے حالانکہ عالم (جہان) کا لغت عرب میں اطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی ہر شئی پر ہوتا ہے۔

چنانچہ مشہور مفسر قرآن قاضی ناصرالدین عبداللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''والعالم اسم ما یعلم به کالخاتم والقالب غلب فیما یعلم به الصانع تعالیٰ و هو کل ما سواه من الجواهر والاعراض۔''

حوالہ: ''تفسیر بیضاوی'' سورہ فاتحہ، رب العالمین کے تحت

ترجمہ:

''عالم ہر اس شئی کا نام ہے جس سے علم حاصل ہو جیسا کہ خاتم اور قالب۔ اس کا غالب استعمال ان چیزوں

marfat.com

میں ہے جن سے صانع عالم کا علم حاصل ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ہے خواہ جواھر سے ہو یا اعراض سے۔''

'' وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔'' کے تحت بر صغیر کے عظیم مفسر و متکلم صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے کیا خوب تحریر فرمایا، فرماتے ہیں:

'' کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے جو ایمان نہ لایا۔ مؤمن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔''

پھر فرماتے ہیں:

'' تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بر جمیع مقیدات رحمت غیبیہ شھادت علمیہ وعینیہ وجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ہم تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔''

حوالہ: ''خزائن العرفان'' حاشیہ نمبر 189۔

خاتمۃ المحققین امام شھاب الدین سید محمد آلوسی بغدادی اس آیت کے تحت تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں

''المراد بالعالمین جمیع الخلق فان العالم ماسوی اللّٰہ تعالیٰ وصفاتہ جل شانہ ...... وکونہ رحمۃ للجمیع باعتبارانہ علیہ الصلوۃ السلام واسطۃ الفیض الالھی علی الممکنات علی حسب القوابل ولذا کان نورہ اول المخلوقات ففی الخبر اول ما خلق اللّٰہ نور نبیک یا جابر وجاء اللّٰہ المعطی وانا القاسم وللصوفیۃ قدست اسرارھم فی ھذا الفصل کلام فوق ذالک''

حوالہ: ''تفسیر روح المعانی'' سورہ الانبیاء آیت: 107۔

ترجمہ:

''عالمین سے مراد ساری مخلوق ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے سوا جو کچھ ہے، عالم ہے......... اور آپ ﷺ کا تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہونا اس طرح ہے کہ آپ ﷺ تمام ممکنات (جو چیزیں پیدا ہو چکی ہیں اور جو پیدا ہو سکتی ہیں) کے لئے حسب استعداد فیض الٰہی کا واسطہ ہیں اور اس لئے کہ آپ ﷺ کا نور اول المخلوقات ہے اور حدیث میں ہے: اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا تھا اور (حدیث میں) آیا ہے اللہ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں پھر فرماتے ہیں کہ صوفیاء عظام قدست اسرارھم کا اس باب میں کلام اس سے بھی بلند ہے۔''

کیا رحمۃ للعالمین آپ کی صفت خاصہ ھے ؟

رحمۃ للعالمین آپ ﷺ کی صفت خاصہ ہے کیوں کہ آپ ﷺ ہی کا نور اول المخلوقات ہے، آپ ﷺ ہی اصلِ کائنات ہیں، آپ ﷺ ہی کے نور سے تمام مخلوق پیدا کی گئی اور آپ ﷺ ہی کائنات کے لئے فیض الٰہی کا واسطہ کبریٰ ہیں لہذا آپ ﷺ ہی تمام مخلوقات اولین و آخرین کے لئے رحمت ہیں۔

marfat.com

علماء دیو بند اور مرزا قادیانی کی گستاخی

رحمۃ للعالمین کے ترجمہ میں آپ ﷺ کی رحمت عامہ کا دائرہ تنگ کرنے کا جرم کم نہ تھا لیکن علماء دیو بند نے گستاخی کی انتہاء کردی۔

دیو بندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں ہے ''حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب (مرشد علماء دیو بند حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) کی وفات کی خبر ملی کئی دن مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کیساتھ ہو گی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت (حاجی امداد اللہ) کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔''

حوالہ ''افاضات یومیہ'' تھانوی، جلد: 1، صفحہ: 109.

دیو بندیوں کے مفتی اعظم رشید احمد گنگوہی سے سوال کیا گیا ''استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟ الجواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول ﷺ کی نہیں'' (فتاوی رشیدیہ)

العیاذ باللہ من ذالک!

مفتی محمود الحسن دیو بندی وفات پا گئے تو ماہنامہ تجلی دیو بند فروری 1963 میں اس طرح وفات خبر شائع کی گئی:

''آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزین پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔''

جماعت احمدیہ کا بانی غلام احمد قادیانی وحی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

'' وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔''

ترجمہ: ''اور ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے''

حوالہ: ''حقیقت الوحی'' صفحہ نمبر 82.

'' وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔'' کا

درست ترجمہ:

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔''

(کنز الایمان، از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی)

نجدی فکر کے علماء نے **عالمین** کا ترجمہ صرف دنیا کے لوگ کیا ہے اور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ عنہ نے **عالمین** کا ترجمہ سارے جہان کیا ہے اور سارے جہان کا لفظ کائنات کی ایک ایک شئی کو شامل ہے اور نبی اکرم ﷺ کی یہی شان ہے کہ آپ ﷺ تمام جن و انس، ملائکہ، زمین و آسمان، عرش معلی اور کائنات کے ایک ایک ذرے کے لیے رحمت ہیں۔

رب **العالمین** ہونے کی حیثیت سے جس طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شئی کا رب ہے اسی طرح رحمۃ **للعالمین** ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ کائنات کی ایک ایک شئی کے لیے رحمت ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

\- - - - - - - - - - - -

marfat.com

درس حدیث

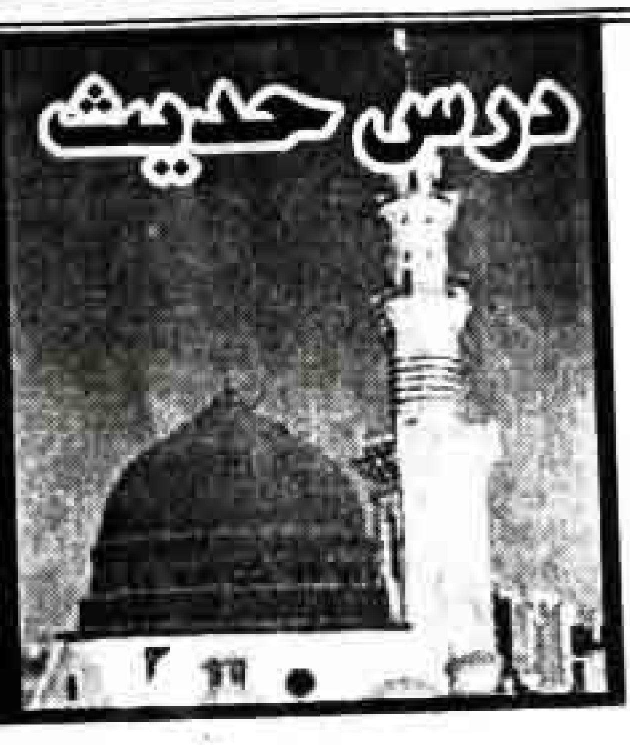

قربانی اور اسکے مسائل

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يارسول الله! ماهذه الاضاحي؟ قال: سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام. قالوا: فما لنا فيها يا رسول الله؟ قال: بكل شعرة حسنة. قالوا: فالصوف يارسول الله؟ قال: بكل شعرة من الصوف حسنة.

حوالہ: ''سنن ابن ماجه'' كتاب الاضاحى، باب ثواب الاضحية، حديث نمبر 3118.

ترجمہ:

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے عوض نیکی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اون؟ تو آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض نیکی۔

اضحیہ (قربانی) کیا ہے؟

سنت ابراہیمی میں اللہ تعالیٰ سے ثواب پانے کی نیت سے دس، گیارہ اور بارہ ذوالحج کی تاریخوں میں مخصوص جانور (اونٹ، گائے، بھینس، بکرا، دنبہ، بھیڑ) ذبح کرنا، قربانی کرنا ہے۔

قربانی کے فضائل

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دل کی خوشی سے اور ثواب پانے کی نیت سے قربانی کرے تو قربانی اس شخص کے لیے آگ سے رکاوٹ بن جائے گی۔''

ایک حدیث میں فرمایا: ''قربانی کے جانوروں کو خوب پالو! کہ وہ پل صراط پر تمہارے لیے سواری ہونگے''

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

''قیامت کے روز قربانی ایک خوبصورت جانور کی شکل میں قبر پر کھڑی ہوگی اور قربانی دینے والے کو اپنے اوپر سوار کرکے عرش معلیٰ کے سایہ تلے پہنچائیگی۔''

قربانی کا وجوب واهمیت

امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی واجب ہے کیونکہ قرآن مجید میں ''وانحر'' یعنی قربانی کیجئے! صیغہ امر کے ساتھ قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نیز ارشاد نبوی ہے: ''جسے گنجائش ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، اور قربانی کرتے رہے۔ ایک اور حدیث ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دو بکرے جو کہ خصی، چتکبرے اور سینگ والے تھے، ذبح

marfat.com

فرمائے۔ ایک بکرا اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا اپنی امت کی جانب سے۔'' ایک روایت میں ہے کہ

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عید الاضحیٰ کے روز دو بکرے ذبح فرمائے، تو کسی مسلمان کے پوچھنے پر فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ لہذا میں حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کر رہا ہوں۔''

قربانی کس پر واجب ہے؟

جس مرد یا عورت میں یہ شرائط پائی جائیں اس پر قربانی واجب ہے: مسلمان ہونا، عاقل ہونا، بالغ ہونا، مقیم ہونا، یعنی 57 میل اور 4 فرلانگ (تقریبا 92 کلومیٹر) مسافت کے سفر میں نہ ہونا، حاجت اصلیہ (یعنی ضرورت کی چیزیں مثلاً مکان، لباس، استعمال کے برتن، سواری، اوزار وغیرہ) کے علاوہ ساڑھے 52 تولے چاندی کی قیمت کی نقدی یا سامان تجارت یا کسی اور نصاب کا مالک ہونا۔

قربانی کیوں واجب کی گئی؟

قربانی کو واجب کرنے کی اہم حکمت یہ ہے کہ جد الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی مثالی سیرت طیبہ جو کہ ایثار و قربانی اور جہاد سے عبارت ہے، کی یاد تازہ کرکے آپ کی اتباع کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے۔

قربانی کا طریقہ

بہتر یہ ہے کہ خود ذبح کرے اگر خود نہ جانتا ہو تو کسی صحیح العقیدہ، سنی مسلمان کو اپنی طرف سے ذبح کرنے کیلئے کہے۔ اور بوقت ذبح خود موجود رہنا زیادہ بہتر ہے۔ ذبح کرنے والے کیلئے تکبیر ذبح "بسم اللہ، اللہ اکبر" کہنا لازم ہے اور یہ کلمات کہنا مسنون ہے:

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

قربانی کے اہم مسائل

مسئلہ: اونٹ کیلئے پانچ سال، گائے بھینس کے لیے دو سال، بکری کیلئے ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ اگر عمر اس سے ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں ہو گی۔ بھیڑ بھی ایک سال کی ہونی چاہئے، لیکن اس میں یہ تخفیف فرمادی گئی کہ چھ ماہ سے زیادہ عمر کی بھیڑ (بشرطیکہ اتنی صحتمند اور موٹی ہو کہ دیکھنے میں ایک سال کی محسوس ہوتی ہو۔) کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: اندھے، کانے، لنگڑے، نہایت لاغر، ایک تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹے، جس کا سینگ جڑ سے مع گودے کے ٹوٹ گیا ہو، جو جانور گند گی کھاتا ہو اور اسکے جسم سے بدبو آتی ہو، جسکے نصف یا زیادہ تھن سوکھ چکے ہوں، جسکے زیادہ دانت نہ ہوں اور ناک کٹے کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ: گائے، بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہے سب قربانی کرنے والے ہوں اور چاہے بعض قربانی کرنے والے اور بعض عقیقہ کرنے والے۔ لیکن کسی ایسے شخص کو شامل نہ کیا جائے جو بدمذہب یعنی مرزائی، وہابی، شیعہ وغیرہ ہو، یا محض گوشت کیلئے حصہ ڈال رہا ہو۔ ورنہ کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔

مسئلہ: جس پر قربانی واجب ہو، اسے پہلے اپنی واجب قربانی ادا کرنی چاہئے، پھر اگر مزید توفیق ہو تو نفلی قربانیاں کرے۔ حضور نبی اکرم ﷺ ایک قربانی اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے کرتے تھے۔ اگر توفیق ہو تو اپنا واجب ادا کرنے کے بعد آقائے نعمت

marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ اور اپنے بزرگوں بالخصوص والدین کو ایصال ثواب کیلئے قربانی کرے۔

مسئلہ: یہ جو مشہور ہے کہ گھر میں ایک آدمی قربانی کردے تو سب کا واجب ادا ہو جاتا ہے، غلط ہے۔ گھر میں جتنے مردوں یا عورتوں میں قربانی کے واجب ہونے کی شرطیں پائی جائیں، ان سب کو اپنی اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: قربانی حج کی طرح عمر میں صرف ایک بار واجب نہیں ہے، بلکہ ہر سال قربانی واجب ہے۔

قربانی کی کھالیں

قربانی کی کھال کو باقی رکھتے ہوئے مصلی، مشکیزہ یا ڈول وغیرہ بنا کر خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور کسی کار خیر میں بھی دے سکتا ہے۔ لیکن قربانی کی کھال کو بیچ دینے کی صورت میں اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ سکول، نالی، قبرستان، یا مسجد میں اسے خرچ نہ کیا جائے۔ ایسے ہی قربانی کی کھال قصاب کو معاوضے میں نہ دے اور نہ ہی امام مسجد کو امامت کے صلہ میں دے۔ البتہ اگر امام مسجد ضرورت مند ہو تو اس بناء پر دے سکتا ہے۔

نوٹ: یاد رہے اس پر فتن دور میں چرم قربانی، زکوۃ و صدقات کا بہترین مصرف دینی مدارس کے طلبہ ہیں۔ اس میں دوہرا ثواب ہے، ایک صدقہ جاریہ کا اور دوسرا دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اور اشاعت و ترویج کا۔

قربانی اور پرویزی فتنہ

منکرین حدیث اور یہودیوں کے ایجنٹ غلام احمد پرویز کے پیروکار اور کمیونسٹ قسم کے لوگ جو کہ غیر محسوس طریقے سے اسلام کو مسخ کر رہے ہیں اور اسی ضمن میں یہ لوگ قربانی کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کی اس سنت متواترہ کے خلاف کہتے ہیں کہ قربانی صرف حج میں واجب ہے، حاجیوں کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو قربانی نہیں کرنی چاہئے، یہ پیسہ کسی مفید مقصد میں خرچ کرنا چاہئے۔ نیز یہ کہ قربانی سے ہر سال لاکھوں مویشیوں میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد صرف ایک حج کیا ہے، لیکن آپ ہر سال قربانیاں فرماتے تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ قربانی حاجیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی مشروع ہے۔ رہا پرویزیوں کا یہ شیطانی وسوسہ کہ قربانی کا پیسہ کسی اور مفید کام میں خرچ کرنا چاہئے۔ اگر پرویزیوں کی یہ بات مان لی جائے تو کل فریضہ حج کے بارے میں کہیں گے کہ حج پر خرچ ہونے والا کھربوں روپیہ کسی اور مفید کام پر خرچ کرنا چاہئے۔ اور اس طرح ایک ایک کر کے تمام شعائر اسلام کو مٹانے کا راستہ ہموار کریں گے۔ لیکن میں عرض کروں گا کہ قربانی پر خرچ ہونے والا پیسہ، پیسے کا ضیاع نہیں بلکہ بہترین عبادت ہے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ثابت ہے کہ قربانی کے ہر بال کے بدلے نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ ظاہر ہے یہ ثواب کہیں اور پیسہ خرچ کرنے سے تو نہیں ملے گا۔ پھر قربانی کے گوشت سے مسلمانوں کا فائدہ اٹھانا اور چرم قربانی سے لاکھوں تعلیمی، رفاہی اداروں میں مستحقین کی ضرورتوں کا پورا ہونا اور دیگر دینی و مالی فوائد اس پر مستزاد ہیں۔

پرویزیوں کا یہ شیطانی وسوسہ کہ قربانی سے مویشیوں میں کمی آتی ہے درست نہیں، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن جانوروں کی قربانی نہیں کی جاتی، وہ جانور کم ہیں۔ لیکن قربانی والے جانوروں کی ہمیشہ بہتات رہتی ہے۔ دراصل جب یہ جانور اللہ کی محبت میں اللہ کے نام پر قربانی کر دیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان مویشیوں میں بے پناہ برکت ڈال دیتے ہیں۔

----

marfat.com

جامع القرآن کامل الحیاء والایمان

خلیفۂ ثالث سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت کے حوالہ سے مولانا محمد اسلم کی خصوصی تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیاء فطرت سلیم سے ناموافق افعال اور رویہ سے دلی شرم اور ہچکچاہٹ کا نام ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی اور قوت ہے کہ جس کا کوئی شخص جتنا زیادہ حامل ہو گا وہ اسی قدر معروفات سے متصف اور منکرات سے پاک دامن ہو گا۔ حیاء کا جذبہ اخلاقی نظام تعلیم و تربیت کی اساس کی حیثیت رکھتا ہے۔ تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسانی سیرت و کردار کی تعمیر و تشکیل کی جائے اور یہ تعمیر و تشکیل اسی فطری جذبہ کی حفاظت اور صحیح خطوط پر اس کی نشو و نما سے مشروط ہے۔ جب تک کسی فرد میں حیا موجود ہے، تعلیم کے ذریعے اس کی اصلاح ممکن ہے لیکن جہاں حیاء کا وجود باقی نہ رہے، آدمی خود اپنی نظروں میں بھی گر جاتا ہے۔ اگر یہ صورت یہاں تک پہنچ جائے کہ کون اسے جانتا ہے اور کون نہیں جانتا تو پھر کوئی انسانی طاقت اس کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ اسی بنا پر عالم اسلام کے مشہور مفکر ''ابن مسکویہ'' حیاء کے جذبہ کو تعلیم کی اساس قرار دیتے ہیں۔

حیاء کی فضیلت واہمیت کے بارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''الحیاء شعبة من الایمان.''

ترجمہ: ''حیاء ایمان کا حصہ ہے۔''

حیاء منبع خیر ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''الحیاء لایاتی الاالخیر.''

ترجمہ: ''حیاء بھلائی کے سوا کچھ نہیں لاتا۔''

اسی لیے حیاء کو اسلامی تعلیمات میں سب سے بڑی اخلاقی قدر کا درجہ حاصل ہے۔

صفت حیاء کے تین درجات ہیں:

(1) اللہ سے حیاء۔ کہ اللہ کے اوامر و نواہی کی پابندی کی جائے، ظاہراً بھی اور باطناً بھی۔

(2) بندوں سے حیاء۔ کہ حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔

(3) اپنے آپ سے حیاء۔ کہ حقوق النفس کو ادا کیا جائے

وصف حیاء اپنے ان جملہ درجات کے ساتھ کائنات میں انبیاء علیہم السلام کے سوا جس ذات کا جزو لاینفک تھا اور اس کی پہچان بن گیا، رسول خدا ﷺ نے اسے اپنا رفیق قرار دیا..... انہیں ذوالھجرتین کا لقب بھی ملا..... وہ ہر جمعہ کو ایک غلام بھی آزاد کرتے تھے..... آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے..... کاتب وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے..... انہیں جامع القرآن بھی کہا جاتا ہے..... اسلام لانے میں ان کا چوتھا نمبر ہے..... قرآن پاک کے پہلے حافظ ہیں..... جن کے دست مبارک کو رسول اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو اللہ نے اپنا ہاتھ قرار دیا..... ملک التجار (تاجروں کے بادشاہ) کہلائے.....اور بے لوث ایثار و قربانی کی بدولت غنی کے مشہور لقب سے موسوم ہیں..... بیعت رضوان کا سبب

marfat.com

بنے.....ذوالنورین کی فضیلت سے متصف ہیں، جو کہ دنیا کے کسی فرد کو بھی حاصل نہ ہو سکی.....وہ ہیں تیسرے خلیفہ راشد امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص ہیں، جنہوں نے راہ اسلام میں اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ نے جس ایثار و قربانی کا مظاہرہ کیا اس سے خوش ہو کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''آج کے بعد عثمان جو کام بھی کریں گے، وہ ان کو نقصان نہ دے گا۔''

صفات حسنہ اور وجاہت و خوبصورتی کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قریش کی ہر شاخ میں اس حد تک محبوبیت اور ہر دلعزیزی حاصل تھی کہ عورتیں گھروں میں اپنے بچوں کو لوریاں دیتے ہوئے کہا کرتیں:

''رب کعبہ کی قسم! میں تجھ سے ایسی محبت کرتی ہوں، جیسی قریش عثمان سے۔''

یہی وجہ تھی کہ جب آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقدِ نکاح آپ رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے فرمایا:

"احسن زوجین راھما انسان رقیة وزوجھا عثمان"

ترجمہ: ''بہترین جوڑا جسے انسان نے دیکھا ہے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

آنحضرت ﷺ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کا نتیجہ تھا کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ نے اپنی دوسری لخت جگر حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ سے کر دیا اور جب حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا، آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر ہماری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو ہم آپ کو بیاہ دیتے۔''

جملہ فضائل، خصائص کے باوجود جس طرح کہ صداقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عدالت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا امتیاز ہے، اسی طرح حیاء حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے خاص ہو گیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صفت حیاء کے بارے فرمایا:

"عثمان احی امتی واکرمھا"

ترجمہ: ''میری امت میں سب سے زیادہ حیادار اور بزرگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عثمان میرے پاس سے گزرے تو مجھ سے ایک فرشتے نے کہا کہ مجھے ان سے شرم آتی ہے کیونکہ قوم ان کو قتل کر دے گی تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح حضرت عثمان خدا اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں، فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ سے حیاء کا یہ عالم تھا کہ آپ کبھی لہو و لعب میں مشغول نہیں ہوئے، نہ کبھی گانے بجانے میں شریک ہوئے اور نہ کبھی آپ نے برائی کی تمنا کی۔ لوگوں سے حیاء کا یہ حال تھا کہ زمانہ جاہلیت یا عہد اسلام میں کبھی بھی زنا، چوری اور شراب نوشی کے مرتکب نہ ہوئے۔''

کم سخن ہونا اور کم گو ہونا آپ کے وصف تھے۔

ایک موقع پر آنحضرت ﷺ چند صحابہ کے ہمراہ ایک مقام پر کھڑے تھے، جہاں گھٹنوں پانی تھا۔ جب عثمان

maifat.com

رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو آپ پاجامے کے پائنچے اٹھائے بغیر آپ کے پاس چلے گئے۔ یعنی شرم وحیا کی وجہ سے آپ نے سب کے سامنے گھٹنوں تک پائنچے اٹھانا بھی گوارا نہ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہ صرف گھر سے باہر جلوت میں سراپا حیا تھے، بلکہ خلوت میں بھی شرم وحیا کا پیکر تھے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حیا کا ذکر آیا، تو انہوں نے فرمایا:

''اگر کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہانا چاہتے تو دروازہ کو بند کر کے کپڑے اتارنے میں اس قدر شرماتے کہ پشت بھی سیدھی نہ کرسکتے تھے۔''

ابن عساکر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول خدا ﷺ سے بیعت کرنے کے بعد میں نے کبھی اپنا سیدھا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔''

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں اپنی پنڈلیاں کھولے بیٹھے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت چاہی، حضور ﷺ نے انہیں بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، حضور ﷺ نے ان کو بھی بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، تو حضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست فرمالیا۔ (اپنی پنڈلیاں ڈھک لیں) پھر جب لوگ چلے گئے تو میں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا کہ ابو بکر آئے تو حضور نے جنبش نہ کی، اسی طرح لیٹے رہے پھر حضرت عمر آئے حضور تب بھی لیٹے رہے اور پھر جب عثمان آئے تو حضور اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا۔ (تو اس کا کیا سبب ہے؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

''میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ فرشتے جس طرح اللہ اور اس کے رسول سے حیا کرتے ہیں، اسی طرح عثمان رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہیں۔ اگر وہ اندر آجاتے تو تم میرے قریب ہوتیں تو وہ بات نہ کرتے اور نہ اپنا سر اٹھاتے، حتی کہ باہر چلے جاتے۔''

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ سے حیا ہی تھا، جس نے آپ کو فتنہ کے وقت بھی بلوائیوں (سبائیوں) سے جنگ کرنے اور لڑنے سے باز رکھا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے ان بلوائیوں سے لڑنے کی اجازت چاہی مگر آپ نے یہ کہہ کر انہیں روک دیا کہ:

''میں شہر نبی میں اپنی خاطر ایک بھی مسلمان کا خون بہانا نہیں چاہتا۔ میرا سب سے بڑا مددگار وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور اسلحہ کو روکے رکھے۔''

یہ شرم وحیاء کے پیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے فتنوں کے ڈر سے قربت رسول ﷺ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے شہر کو مسلمانوں کے خون سے رنگین ہونے سے بچالیا اور اپنی عمر کے 82 سال میں سے 12 سال فریضہ خلافت نبھانے کے بعد ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو جام شہادت نوش فرمایا اور حیاء، سخاوت، ایثار، صبر، حلم کی اعلیٰ روایات قائم کرگئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

---

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

امی کو آگ جلاتے دیکھا وہ بڑی لکڑیوں کے ساتھ چھوٹی لکڑیاں بھی ڈالتی ہیں!!!

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ایک لڑکے کے پاس سے گزرا جو مٹی کے ساتھ کھیل رہا تھا، کبھی ہنستا اور کبھی روتا تھا۔ کہتے ہیں: (میں نے ارادہ کیا کہ اسے سلام کروں لیکن میرے نفس نے مجھے تکبر دلا کر روکا (کہ تو بڑا ہے، تیرے لیے اس چھوٹے بچے کو سلام کرنا درست نہیں) میں نے کہا: (اے نفس! تجھے معلوم نہیں نبی کریم ﷺ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہتے تھے) پس میں نے لڑکے کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، لڑکے نے جواب دیا: (وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے مالک بن دینار)۔

میں نے اسے کہا (تو نے مجھے کیسے پہچان لیا حالانکہ اس سے پہلے تو نے مجھے دیکھا تک نہیں؟) اس نے کہا (روز میثاق جب میری روح تمہاری روح سے ملی تھی تو اللہ نے میرا اور آپ کا تعارف کرا دیا تھا) میں نے کہا (بیٹے عقل اور نفس میں کیا فرق ہے؟) اس نے کہا (تمہارا نفس وہ ہے جس نے تمہیں سلام سے روکا تھا اور عقل وہ ہے جس نے تمہیں سلام پر ابھارا تھا) میں نے کہا (پھر مٹی سے کیوں کھیل رہا ہے؟) اس نے جواب دیا: (کیونکہ ہم اسی سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی میں دفن ہونگے۔) میں نے کہا: (کیا وجہ ہے تم کبھی ہنستے ہو اور کبھی روتے ہو؟) اس نے کہا: (جب اللہ تعالیٰ کا عذاب یاد کرتا ہوں تو رونے لگ جاتا ہوں اور جب رحمت الٰہی پر نظر کرتا ہوں تو ہنسنے لگ جاتا ہوں) میں نے کہا: (بیٹے! تو تو گناہوں سے پاک ہے پھر رونے کا کیا مطلب؟) اس نے کہا: (اے مالک ایسے نہ کہو! میں نے امی جان کو دیکھا ہے وہ بڑی لکڑیوں کو آگ لگانے کے لیے پہلے چھوٹی لکڑیاں ڈالتی ہیں)۔

(روح البیان جلد اول صفحہ نمبر 116)

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پانچ باتوں کی وصیت کی!!!

سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سیدنا شیث علیہ السلام کو پانچ باتوں کی وصیت کی اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بعد اپنی اولاد کو بھی یہ وصیت کریں۔

☆ اپنی اولاد کو کہو: دنیا پر مطمئن نہ ہوں، میں باقی رہنے والی جنت پر مطمئن ہوا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جنت سے نکال دیا۔

☆ اپنی عورتوں کی خواہشات پر عمل نہ کریں، میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر عمل کیا اور درخت سے کھا لیا تو مجھے ندامت ہوئی۔

☆ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے انجام

marfat.com

پر غور و فکر کرلینا، میں اگر انجام کار پر نظر کرلیتا تو میرے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ نہ ہوتا۔

☆ جب کسی چیز سے تمہارا دل پریشان ہو تو اس سے رک جانا، میں نے جب شجرۂ ممنوعہ سے کھانے کا ارادہ کیا تو میرا دل پریشان ہوا تھا لیکن میں نہیں رکا، لہٰذا ندامت اٹھانا پڑی۔

☆ تمام معاملات میں مشاورت کرنا، میں اگر فرشتوں سے مشاورت کرلیتا تو مجھ پہ جو گزری اس سے بچ جاتا۔

(تنبیہ الغافلین، صفحہ نمبر 224)

خلیفہ منصور کا خط حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمہ کی طرف!!!

خلیفہ منصور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کو خط لکھا: (جس طرح دوسرے لوگ ہماری زیارت اور ملاقات کو آتے ہیں، آپ کیوں نہیں آتے؟) آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: (ہمارے پاس دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جس کے بارے میں تم سے ڈریں، اور تمہارے پاس آخرت کی کوئی ایسی چیز نہیں جس کی تم سے امید رکھیں۔ نہ ہی تمہیں کوئی نعمت ملی ہے کہ مبارک دیں، اور نہ ہی تم پر کوئی مصیبت پڑی ہے کہ تعزیت کو آئیں)۔

منصور نے جواب میں آپ کو لکھا: (ہمیں نصیحت کرنے کو ہی ہمارے پاس آجاؤ)۔

آپ نے فرمایا (جو دنیا کا طالب ہے تمہیں نصیحت نہیں کرے گا اور جو آخرت کا طالب ہے تمہارے پاس نہیں آئے گا)۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 139)

میری دعا تیرے حق میں کیسے قبول ہوگی؟

بیان کیا گیا ہے کہ یعقوب بن لیث کو ایک ایسا مرض لاحق ہو گیا جس کے علاج سے طبیب عاجز ہو گئے۔ وہ سہل بن عبداللہ زاہد علیہ الرحمۃ کے پاس حاضر ہوئے اور دعا کے لیے عرض کی۔

انہوں نے کہا: (جب تک مظلوموں کو رہائی نہیں ملتی، میری دعا تیرے حق میں کیسے قبول ہو گی؟) امیر یعقوب نے مظلوموں کو رہا کر دیا۔

اب حضرت سہل نے دعا کی: (اے اللہ جس طرح تو نے اسے نافرمانی کا برا انجام دکھایا، اب اسے اطاعت کا اچھا انجام بھی دکھا اور اسے شفا عطا فرما) اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمائی تو اس نے سہل کو کچھ مال پیش کیا، آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 140)

تبصرہ:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مظلوم کی آہ اور بد دعا سے بچو، کیوں کہ اس میں اور قبولیت میں کوئی حجاب نہیں یعنی وہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ مظلوم کو اگر ظلم سے نجات دلائی جائے اور اس کا دل خوش کیا جائے تو اس کی دعا بھی فوراً قبول ہوتی ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات کا کفیل ہو جاتا ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

----

marfat.com

دعا بعد از نماز جنازہ قرآن و سنت کی روشنی میں

مولانا علامہ محمد اصغر علی

☆☆ گزشتہ سے پیوستہ ☆☆

آیت نمبر: 5

''فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ .''

ترجمہ: ''تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں مردوں عورتوں کیلئے گناہوں کی معافی مانگو۔''

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ السلام کو مومنین کے گناہوں کی معافی مانگنے کا ارشاد فرمایا معلوم ہوا کہ کسی غیر کے لئے مغفرت طلب کرنا جائز ہے تو اہلسنت بھی نبی پاک علیہ السلام کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور نماز جنازہ کے اندر بھی کرتے ہیں تو اس کے عدم جواز کا قول کرنا بے حقیقت و بے اصل ہے۔

آیت نمبر: 6

''اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً.''

ترجمہ: ''اپنے رب سے دعا کرو گڑ گڑاتے ہوئے اور آہستہ۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو غایت عاجزی کے ساتھ دعا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تو نماز جنازہ کے بعد دعا کر کے مومنین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہیں خدا تعالیٰ سے اپنے لئے اور مسلمان میت کے لئے زاری سے دعا کرتے ہیں لہذا اس دعا کو بدعت نہ کہنا چاہئے۔

آیت نمبر: 7

''اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ.''

ترجمہ: ''کون ہے جو مجبور شخص کی دعا کے وقت اس کی حاجت پوری کرتا ہے اور اس سے ضرر کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی الہ ہے ہرگز نہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔''

آیت نمبر: 8

''رَبَّنَا اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔''

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! مجھے بخش اور میرے والدین اور مومنین کو بھی قیامت کے دن۔''

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مومن جس وقت پریشانی میں دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کی پکار سن کر اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس میں وقت کی کوئی تخصیص نہیں جنازہ کے بعد ہم دعا مانگ

marfat.com

کراس فرمان باری تعالی پر عمل کرتے ہیں۔

آیت نمبر :9

"قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ٥ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا."

ترجمہ: ''رب فرمائے گا دھتکارے پڑے رہو جہنم میں اور مجھ سے بات نہ کرو بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تو تم نے انہیں ٹھٹھا بنادیا۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے سے دعامانگنے والے کے ساتھ ٹھٹھا کرنا اللہ کریم کو سخت نا پسند ہے جنازے کے بعد بھی خدا تعالی سے دعا کی جاتی ہے لہذا اسے بدعت کہ کر تمسخر اڑانا کسی طرح بھی درست نہیں بلکہ ایک مباح اور اچھے کام کو ناجائز کہنا گویا کہ دین کے ساتھ مزاح کرنا ہے اللہ تعالی اس عقیدہ سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔

آیت نمبر :10

"وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ."

ترجمہ: ''اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔''

جب اللہ تعالی ایمانداروں اور نیک آدمیوں کی دعا قبول فرماتا ہے تو اگر نمازہ جنازہ کے بعد چند ایک مسلمان ملکر دعا کریں تو اس کی قبولیت کی زیادہ امید ہو گی بلکہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے اگر چالیس آدمی مومن کسی مسلمان کے لئے دعا کریں تو اللہ تعالی ضرور قبول فرماتا ہے۔ **تلک عشرۃ کاملہ!**

یہ تمام آیات کریمہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ دعا مانگنا مطلق جائز ہے اور اللہ تعالی نے خود مومنین کو اور نبی کریم علیہ السلام کو مومنین کیلئے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تو میت کے لئے مومنین کا دعا کرنا خواہ قبل از نماز جنازہ ہو یا بعد از نماز جنازہ یا کسی اور وقت جائز ہے جو لوگ اس کو بدعت کہ کر خود بھی عمل نہیں کرتے اور لوگوں کو بھی منع کرتے ہیں واضح غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں کہ علمائے دیوبند کے پاس بھی قرآن کریم کی کوئی ایسی آیت ہے جو ان کے عقیدہ پر دلیل ہو اور اس سے مفہوما یا دلالۃ سمجھ میں آرہا ہو کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں کرنی چاہئے۔ علمائے اہلسنت نے مناظرہ کمر مشانی میں علمائے دیوبند سے مطالبہ کیا کہ آخر تم جو اس دعا کے منکر ہو اور ہمیشہ قرآن کی رٹ لگاتے ہو کہ ہم قرآن سے یہ بات مانیں گے تو اب یا قرآن مان لو یا اپنے عقیدہ کو قرآن سے ثابت کرو۔ اس عظیم گرفت پر دیوبندیوں کی ہوائیاں اڑنے لگیں جب دیوبندی مولوی کو خفت ہوئی تو مقابل مناظر دیوبندی مولوی نے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھی کہ اس آیت کریمہ میں نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کے متعلق منع فرمایا گیا ہے ذرا ملاحظہ ہو۔

''وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَا تُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ."

ترجمہ: ''اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہیں اور فسق ہی میں مر گئے۔''

marfat.com

قارئین کرام!

آپ خود فرمائیں کہ یہ کتنی دین میں ملاوٹ والی بات ہے جس آیت کریمہ کو ان کے عقیدہ دعا بعد از نماز جنازہ کی نفی سے ذرا برابر بھی تعلق نہیں وہ استدلال کے طور پر پیش کر دی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے حضور علیہ السلام کو منافقین کی قبر پر کھڑے ہونے اور ان کے جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے لیکن دیوبندی مناظر نے اس کو اس طرح تبدیل کر کے پیش کیا کہ اس میں اللہ تعالی نے اپنے محبوب علیہ السلام کو مومنین کے جنازہ کے بعد دعا کرنے سے منع فرمایا ہے لہذا جنازہ کے بعد دعا منع ہے اور اس کا ناجائز ہونا قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔

علمائے اہلسنت نے اس مکاری اور قرآن کریم میں تحریف کارد بلیغ کیا اور اس طرح مواخذہ کیا کہ تم نے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کی ہے تاکہ عوام سمجھیں کہ دیوبندی مولوی بھی قرآن پڑھ کر جواب دے رہا ہے حالانکہ اس آیت کریمہ میں تو منافقین کی نماز جنازہ کا ذکر ہے کہ اے محبوب اب ان منافقین سے اگر کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اس کی قبر پر کھڑے نہ ہونا کیونکہ وہ کافر ہے نہ کسی کافر کی نماز جنازہ جائز نہ کسی فاسق منافق کی جس کا نفاق ظاہر ہو اس میں دعا کا ذکر تک نہیں بلکہ اس میں ذکر کافروں منافقوں کی نماز جنازہ کا ہے خدا تعالی اور اس کے رسول علیہ السلام کے دشمنوں سے تنفر دلایا گیا ہے اور مومنین کیلئے تو اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے جیسا کہ آیت نمبر 5 میں ہم نے ذکر کیا ہے:

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ."

جب اہلسنت کی اس وضاحت سے دیوبندی علماء کی پیش کردہ دلیل کی حقیقت واضح ہوئی تو مسئلہ کو الجھانے کیلئے اس طرف پلٹے کہ تم کوئی ایسی حدیث دکھاؤ جس میں یہ بات ثابت ہو کہ حضور علیہ السلام نے بعد از نماز جنازہ دعا مانگی ہے۔ لیکن جو آیات کریمہ اہلسنت کے علماء نے پیش کیں ان کا جواب دینے سے قاصر رہے۔

تقابل:

علمائے اہلسنت کے پاس دعا بعد از نماز جنازہ کے جواز پر متعدد آیات کریمہ موجود ہیں بخلاف علمائے دیوبند کے ان کے پاس کوئی ایسی آیت مبارکہ نہیں جس سے اس دعا کا عدم جواز ثابت کر سکیں تو فرق واضح ہو گیا کہ حق کس طرف ہے اور باطل کس جانب۔

علمائے دیوبند پر حیرت ہے اگر بزرگان دین کے مزارات پر مسلمان دعا مانگیں تو وہ اسے شرک کہتے ہیں کہ دیکھو یہ غیر خدا سے دعا مانگ رہے ہیں حالانکہ وہاں بھی اہلسنت دعا خدا ہی سے کرتے ہیں اس کے باوجود وہ مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں اہلسنت بزرگان دین کے مزارات کو مقام متبرک سمجھ کر خدا تعالی سے دعا کرتے ہیں لیکن ان کے فتوی کفر و شرک والی مشین چل جاتی ہے اور اگر بعد از نماز جنازہ محض خدا تعالی سے دعا کریں تو اس کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں جو کہ مسلمانوں کے ساتھ صریح ظلم ہے۔ اعاذنا اللہ منھم!

بعونہ تعالی اسی پر پہلا باب اختتام پذیر ہوتا ہے۔

الباب الثانی (حدیث مبارک سے)

آگے والا حصہ آئندہ ملاحظہ فرمائیں!

marfat.com

تاریخ کے اوراق سے

سلطان الواعظین ،مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

تیرہ سو سال کی عمر کا بادشاہ

حضرت دانیال علیہ السلام ایک دن جنگل میں چلے گئے، آپ کو ایک گنبد نظر آیا، آواز آئی کہ اے دانیال! ادھر آؤ۔ دانیال علیہ السلام اس گنبد کے پاس گئے۔ معلوم ہوا کہ کسی مقبرہ کا گنبد ہے جب آپ مقبرہ کے اندر تشریف لے گئے تو دیکھا بڑی عمدہ عمارت ہے اور عمارت کے بیچ ایک عالیشان تخت بچھا ہوا ہے، اس پر ایک بڑی لاش پڑی ہے پھر آواز آئی کہ دانیال تخت کے اوپر آؤ۔ آپ اوپر تشریف لے گئے تو ایک لمبی چوڑی تلوار مردہ کے پہلو میں رکھی ہوئی نظر آئی۔

اس پر یہ عبارت لکھی ہوئی نظر آئی کہ میں قوم عاد سے ایک بادشاہ ہوں۔ خدا نے تیرہ سو سال کی مجھے عمر عطا فرمائی۔ بارہ ہزار میں نے شادیاں کیں۔ آٹھ ہزار بیٹے ہوئے لاتعداد خزانے میرے پاس تھے اس قدر نعمتیں لے کر بھی میرے نفس نے خدا کا شکر نہ کیا بلکہ الٹا کفر کرنا شروع کر دیا اور خدائی دعویٰ کرنے لگا۔ خدا نے میری ہدایت کے لیے ایک پیغمبر کو بھیجا۔ ہر چند انہوں نے مجھے سمجھایا مگر میں نے کچھ نہ سنا۔ انجام کار وہ پیغمبر مجھے بددعا دے کر چلے گئے۔

حق تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے ملک پر قحط مسلط کر دیا۔ جب میرے ملک میں کچھ پیدا نہ ہوا تب میں نے دوسرے ملکوں میں حکم بھیجا کہ ہر ایک قسم کا غلہ اور میوہ میرے ملک میں بھیجا جائے۔ میرے حکم کی وجہ سے ہر قسم کا غلہ اور میوہ میرے ملک میں آنے لگا جس وقت وہ غلہ یا میوہ میرے شہر کی سرحد میں داخل ہوتا فوراً مٹی بن جاتا اور وہ ساری محنت بےکار جاتی۔ اور کوئی دانہ مجھے نصیب نہ ہوتا۔ اسی طرح سات دن گزر گئے۔ میرے قلعہ سے سارے اہالی موالی بیویاں بچے سب بھاگ گئے۔ میں تنہا قلعہ میں رہ گیا۔ سوائے فاقہ کے میری کوئی غذا نہ تھی۔

ایک دن میں نہایت مجبور ہو کر فاقہ کی تکلیف میں قلعہ کے دروازہ پر آیا۔ وہاں مجھے ایک شخص نظر آیا جس کے ہاتھ میں کچھ غلہ کے دانے تھے جن کو وہ کھاتا چلا جاتا تھا۔ میں نے اس جانے والے سے کہا کہ ایک بڑا برتن بھرا ہوا موتیوں کا مجھ سے لے لے اور یہ اناج کے دانے مجھے دے دے مگر اس نے نہ سنا اور جلدی سے ان دانوں کو کھا کر میرے سامنے سے چلا گیا انجام یہ ہوا کہ اس فاقہ کی تکلیف سے میں مر گیا۔ یہ میری سرگزشت ہے جو شخص میرا حال سنے وہ کبھی دنیا کے قریب نہ آئے۔

(سیرۃ الصالحین، صفحہ 79)

سبق:

خدا سے ہر قسم کی نعمت پا کر پھر ان کی ناشکری کرنا انتہائی ناعاقبت اندیشی ہے اور اللہ کی ناشکری سے

marfat.com

بھوک، فاقہ، قحط اور مختلف قسم کی بلائیں نازل ہوتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان چاہے کتنی بڑی عمر پائے ایک دن اس نے مرنا ضرور ہے۔

بے ثباتی دنیا

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان عابد کے پاس حضرت خضر علیہ السلام تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ بات اس وقت کے بادشاہ نے سنی تو اس نوجوان عابد کو بلایا اور پوچھا کیا یہ بات سچ ہے کہ تمہارے پاس حضرت خضر علیہ السلام آیا کرتے ہیں؟

اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ بادشاہ نے کہا: اب جب وہ آئیں تو انہیں میرے پاس لے کر آنا اگر نہ لاؤ گے تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ چنانچہ ایک دن حضرت خضر علیہ السلام اس عابد کے پاس تشریف لائے تو عابد نے ان سے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا چلو اس بادشاہ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ آپ اس بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا آپ ہی خضر ہیں؟ فرمایا: ہاں! بادشاہ نے کہا: تو ہمیں کوئی بڑی عجیب بات سنایئے۔ فرمایا میں نے دنیا کی بڑی بڑی عجیب باتیں دیکھی ہیں مگر ان میں سے ایک سناتا ہوں۔ لو سنو!

میں ایک دفعہ ایک بہت بڑے خوبصورت اور آباد شہر سے گزرا میں نے اس شہر کے ایک باشندہ سے پوچھا۔ یہ شہر کب سے بنا ہے؟ تو اس نے کہا یہ شہر بہت پرانا ہے۔ اس کی ابتداء کا نہ مجھے علم ہے اور نہ ہمارے آباؤ اجداد کو۔ خدا جانے کب سے یہ شہر یونہی آباد چلا آرہا ہے

پھر میں پانچ سو سال کے بعد اسی جگہ سے گزرا تو وہاں شہر کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک جنگل تھا اور وہاں ایک آدمی لکڑیاں چن رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا یہ شہر کب سے برباد ہو گیا ہے؟ وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا یہاں شہر تھا ہی کب؟ یہ جگہ تو مدتوں سے جنگل چلی آرہی ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے بھی یہاں جنگل ہی دیکھا ہے۔

پھر میں پانچ سو سال کے بعد وہاں سے گزرا تو وہاں ایک عظیم الشان دریا بہہ رہا تھا اور کنارے پر چند شکاری بیٹھے تھے میں نے ان سے پوچھا یہ جنگل دریا کب سے بن گیا ہے؟ تو وہ لوگ مجھے دیکھ کر کہنے لگے آپ جیسا آدمی ایسا سوال کرے؟ یہاں تو ہمیشہ ہی سے دریا بہتا چلا آرہا ہے میں نے پوچھا کیا اس سے پہلے یہ جگہ جنگل نہ تھی؟ وہ کہنے لگے ہرگز نہیں ہم نے دیکھی اور نہ ہی اپنے آباؤ اجداد سے سنی۔

پھر میں پانچ سو سال کے بعد وہاں سے گزرا تو وہ جگہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان دیکھا جہاں ایک آدمی کو پھرتے دیکھا میں نے اس سے پوچھا یہ جگہ خشک کب سے ہو گئی؟ وہ بولا کہ یہ جگہ تو ہمیشہ سے یونہی چلی آتی ہے میں نے پوچھا یہاں کبھی دریا نہیں بہتا تھا؟ اس نے کہا ایسا نہ کبھی دیکھا نہ اپنے آباؤ اجداد سے سنا۔

پھر میں پانچ سو سال کے بعد وہاں سے گزرا تو وہاں ایک عظیم الشان شہر آباد دیکھا جو پہلے شہر سے بھی زیادہ خوبصورت اور آباد تھا۔ میں نے ایک باشندہ سے پوچھا یہ شہر کب سے ہے؟ وہ بولا یہ شہر بڑا پرانا ہے اس کی ابتداء کا نہ ہمیں علم ہے نہ ہمارے آباؤ اجداد کو۔

(عجائب المخلوقات للقزوینی، جلد 1، صفحہ 129۔)

سبق:

اس دنیا کو ثبات نہیں ہے یہ ہزاروں رنگ بدلتی ہے کبھی آبادی، کبھی بربادی، کبھی ماتم، کبھی شادی۔

marfat.com

دار الافتاء اہلسنت

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

سوال:

شوہر اور بیوی گھر میں جماعت سے نماز ادا کر سکتے ہیں، جبکہ شوہر امام اور بیوی مقتدی ہو؟

گزارش ہے کہ فتویٰ فقہ حنفی کی روشنی میں مدلل طور پر تحریر کیا جائے! السائل: ظہیر عباس، کویت

جواب:

صورت مسئولہ میں جماعت اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ زوجہ اپنے خاوند کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھے، نہ کہ اس کے برابر۔ لیکن اگر دونوں برابر کھڑے ہوں تو دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ''بحر الرائق شرح کنز الدقائق'' میں ہے:

''یکرہ ان یؤم النساء فی البیت ولیس معھن رجلا ولامحرم منہ مثل زوجتہ وامتہ واختہ فان کانت واحدۃ منھن فلایکرہ۔'' (1،2)

ترجمہ: ''امام کیلئے مکروہ ہے کہ گھر میں ایسی عورتوں کی امامت کروائے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو اور نہ ہی اس امام کی محرم مثلاً اس کی بیوی یا اس کی لونڈی یا اس کی بہن۔ پس اگر ان میں سے کوئی ایک ہو تو پھر مکروہ نہیں ہے۔''

اور صف بندی کے بارے میں ہے:

''(ویقف الواحد عن یمینہ والاثنان خلفہ) ....واطلق فی الواحد فشمل البالغ والصبی واحترز بہ عن المراۃ فانھا لا تکون الا خلفہ'' (3،4،5،6،7)

ترجمہ: ''(اور ایک مذکر مقتدی امام کے داھنی جانب کھڑا ہو اور دو ہوں تو اس کے پیچھے) ---اور ''واحد'' میں عمومیت ہے پس یہ بچہ اور بالغ دونوں کو شامل ہے اور اس میں عورت شامل نہیں ہے کیونکہ عورت نے (ایک ہو یا زیادہ) امام کے پیچھے ہی کھڑا ہونا ہے۔''

لیکن اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو:

''(وان حاذتہ مشتھاۃ فی صلوٰۃ مطلقۃ مشترکۃ تحریمۃ واداء فی مکان متحد بلا حائل فسدت صلاتہ ان نویٰ امامتھا) . . . .اما فی محاذاۃ امامھا صلاتھما فاسدۃ ایضا لانہ اذا فسدت صلوٰۃ الامام فسدت صلوٰۃ

حوالہ 1: ''البحر الرائق'' کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، صفحہ:616، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حوالہ 2: ''حاشیہ طحطاوی'' کتاب الصلوٰۃ، صفحہ:3 من باب الامامۃ۔

حوالہ 3: ''البحر الرائق'' کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، صفحہ:616، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

حوالہ 4: ''مراقی الفلاح'' کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، فصل فی بیان ترتیب الصفوف۔

حوالہ 5: ''حاشیہ طحطاوی'' کتاب الصلوٰۃ، صفحہ:3 من باب الامامۃ۔

marfat.com

الماموم" (8، 9، 10، 11، 12)

ترجمہ: "(اور اگر قابل شہوت عورت کسی نماز میں مرد کے برابر کھڑی ہو جائے اور وہ تحریمۂ مشترک ہوں اور ایک ہی جگہ پر نماز ادا کر رہے ہوں، جبکہ ان کے درمیاں کوئی چیز حائل بھی نہ ہو اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی) ۔۔۔ لیکن اگر عورت امام کے محاذی ہو تو دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہو گی تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔"

نیز "بحر الرائق" میں بحوالہ "فتاویٰ قاضی خان" صراحتا موجود ہے کہ

"المراۃ اذا صلت مع زوجها فی البیت ان کان قدمها بحذا قدم الزوج لاتجوز صلاتهما بالجماعۃ وفی المحیط اذا حاذت امامها فسدت صلاۃ الکل." (13)

ترجمہ: "عورت جب اپنے شوہر کے ساتھ گھر میں نماز پڑھے تو اگر عورت کے قدم شوہر کے قدم کے برابر ہوں تو ان کی نماز باجماعت صحیح نہیں۔ اور "محیط" میں ہے: "عورت جب امام کے برابر ہو جائے تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔"

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نبی پاک ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کیلئے آپ ﷺ کے پیچھے ہی کھڑی ہوتی تھیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"قال ابن عباس: صلیت الی جنب النبی ﷺ وعائشۃ خلفنا، تصلی معنا." (14)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کی ایک (یعنی داہنی) جانب نماز پڑھی جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمارے پیچھے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔"

اس حدیث کو امام احمد بن شعیب ابو عبد الرحمٰن نسائی نے "سنن نسائی" (جو کہ صحاح ستہ میں سے ایک ہے) کی کتاب الصلوٰۃ میں، امام محمد بن حبان بن احمد ابو حاتم تمیمی نے "صحیح ابن حبان" کی کتاب الصلوٰۃ میں، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ ابو بکر النیسابوری نے "صحیح ابن خزیمہ" کی کتاب الصلوٰۃ میں، امام احمد بن حنبل ابو عبد اللہ الشیبانی نے "مسند احمد" کی مسند عبد اللہ بن عباس میں، اور امام احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ ابو بکر بیہقی نے "سنن بیہقی کبیر" کی کتاب الصلوٰۃ میں بھی نقل کیا ہے۔ (رضی اللہ

حوالہ 6: "تحفۃ الفقہا" کتاب الصلوۃ، صفحہ: 1من باب الامامۃ.
حوالہ 7: "بہار شریعت" حصہ: 3، جماعت کا بیان، مسئلہ: 9، صفحہ: 68.
حوالہ 8: "البحر الرائق" کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، صفحہ: 619-620، دار الکتب العلمیۃ بیروت
حوالہ 9: "الهدایۃ" کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، صفحہ: 58، دار احیاء التراث العربی بیروت.
حوالہ 10: "مراقی الفلاح" کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، فصل ما یفسد الصلوۃ
حوالہ 11: "تحفۃ الفقہا" کتاب الصلوۃ، صفحہ: 1من باب الامامۃ.
حوالہ 12: "بہار شریعت" حصہ: 3، جماعت کا بیان، مسائل فقہیہ، صفحہ: 69.
حوالہ 13: "البحر الرائق" کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، صفحہ: 619-620، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت.
حوالہ 14: "مصنف عبدالرزاق" باب الرجل یوم الرجل والمراۃ، جلد: 2، صفحہ: 407، حدیث نمبر: 3875.

marfat.com

تعالیٰ عنہم وعنا)

لیکن یاد رکھیں کہ مرد کیلئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے، جبکہ عورتوں کیلئے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین!

سوال:

زوجین بیرون ملک ہیں ان کی عدم موجودگی میں بیوی کے ایک عزیز نے عدالت میں خلع کی درخواست دائر کی، عدالت نے یکطرفہ کاروائی کرتے ہوئے زوج کی اجازت ومرضی کے بغیر نکاح فسخ کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ آیا یہ نکاح شرع شریف کی روشنی میں باقی ہے یا نہیں؟ عبداللہ، کوٹلی آزاد کشمیر

جواب:

اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حق مرد کو دیا ہے، اسی طرح عورت کو حق خلع عطا فرمایا ہے کہ وہ مالی معاوضہ کے ذریعے شوہر کو خلع پر رضامند کر کے اس سے خلاصی حاصل کر سکتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"ولایحل لکم ان تاخذوا مما آتیتموھن شیئا الا ان یخافا ان لا یقیما حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلاجناح علیھما فیما افتدت بہ."

ترجمہ: ''اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم نے عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حدیں قائم نہ کر سکیں گے۔ تو اگر تمہیں ڈر ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ عورت کچھ بدلہ دے کر جان چھڑا لے۔'' (1)

اور بخاری شریف میں ہے:

ترجمہ ''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا کہ ثابت سے ان کے اخلاق یا دین کے بارے میں مجھے کوئی شکایت نہیں، لیکن اسلام میں کفر (یعنی شوہر کی نافرمانی) مجھے پسند نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم انہیں کھجوروں کا باغ واپس کر دو گی؟ (جو انہوں نے تمہیں بطور حق مہر دیا تھا) تو انہوں نے عرض کیا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا:

''اقبل الحدیقۃ، وطلقھا تطلیقۃ.'' (2، 3)

ترجمہ: ''باغ لے لو اور اسے طلاق دے کر آزاد کر دو۔''

مسند احمد میں ہے:

''اسلام میں یہ سب سے پہلا خلع تھا'' (حوالہ: 4)

قرآن وحدیث کی درج بالا نصوص سے ثابت ہوا کہ

☆ خلع ایک عقد مالی ہے جو زوجین کی باہمی رضامندی سے خلع یا اس کے ہم معنیٰ لفظ سے طے پاتا ہے، اس میں ایجاب وقبول (یعنی ایک طرف سے پیشکش اور دوسری طرف سے اسے قبول کرنا) ضروری ہے، اور عورت خاوند کو علیحدگی کا مقرر شدہ مالی معاوضہ ادا کرتی ہے جس کے بدلے میں شوہر اسے نکاح سے آزاد کرتا ہے

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 229.

حوالہ 2: ''صحیح بخاری'' کتاب الطلاق، باب الخلع وکیف الطلاق فیہ الخ، حدیث: 4867.

حوالہ 3: ''سنن نسائی'' کتاب الطلاق، باب ما جاء فی الخلع، حدیث:3409.

حوالہ 4: ''مسند احمد'' اول مسند المدنیین اجمعین، بقیۃ حدیث سہل بن ابی حثمۃ رضی اللہ عنہ، حدیث:15513.

maarfat.com

اور ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔

اس پر قرآن وحدیث کی دیگر نصوص شاہد ہیں، اور یہی فقہاء اربعہ ودیگر ائمہ مجتہدین کا مذہب ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے:

☆"حاشیہ ابن عابدین شامی" باب العاشر، صفحہ: 68، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت. ☆"بحر الرائق شرح کنز الدقائق. ☆"فتاویٰ عالمگیری" باب الثامن، صفحہ: 594، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت. ☆"ھدایہ" صفحہ: 261، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت. وغیرھم من المعتبرہ

تو صورت مسئولہ میں چونکہ مالی معاوضہ بھی مقرر نہیں کیا گیا، نہ ہی ایجاب وقبول پائے گئے ہیں، ورنہ ہی زوجین کی رضا مندی پائی گئی ہے، جب کہ یہ تمام امور خلع کے لئے ضروری ہیں، لہذا شرعی طور پر خلع واقع نہیں ہوا۔

رہی بات نکاح کو ختم کرنے کی تو اس کا اختیار شرع شریف میں صرف زوج کو ہے، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث بالا سے واضح ہے۔ اور قرآن پاک میں بھی ارشاد خداوندی ہے:

"بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ." (5)

ترجمہ: "اس (شوہر) کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے"

ثابت ہوا کہ نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے اور طلاق وافتراق بھی اسی کا حق ہے۔

نیز حدیث مبارک میں واضح طور پر موجود ہے:

"انما الطلاق لمن اخذ بالساق." (حوالہ: 6)

یعنی "طلاق وہ دے سکتا ہے جو مجامعت کا حقدار ہے"

لہذا صورت مسئولہ میں پہلا نکاح موجود ہے۔

سوال:

کوئی شخص اگر اپنی بیماری کی وجہ سے ناپاک رہتا ہو تو وہ نماز کیسے پڑھے؟ آفتاب احمد، حاجیوالہ گجرات

جواب:

اگر کسی شخص کو ایسی بیماری ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت میں وہ اتنی دیر کیلئے بھی پاک نہیں ہو سکتا کہ وہ وضو کر کے صرف فرض نماز ہی ادا کر سکے تو ایسے شخص کو شریعت معذور قرار دیتی ہے۔ اور جب تک وہ ایک نماز کا پورا وقت تندرستی سے گزار نہیں لیتا وہ شرعاً معذور ہی متصور ہوگا۔ معذور کیلئے شرعی حکم یہ ہے کہ وہ نماز کا وقت شروع ہونے پر وضو کرے اور اس پورے وقت میں نوافل، سنت، فرائض اور دیگر عبادات میں سے جو چاہے کرے، اور وقت ختم ہونے کے ساتھ ہی اس کا وضو بھی ختم ہو جائے گا اور اگلے وقت کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑیگا۔

لیکن اس وقت میں بیماری کے علاوہ اگر کوئی اور سبب نواقضِ وضو میں سے پایا گیا تو وضو جاتا رہے گا۔

سوال:

ایک سال اپنی طرف سے اور ایک سال فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا کیا ہے؟ حمیدہ بیگم، گجرات

جواب:

فوت شدہ لوگوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے مگر قربانی کرنے والے کو اپنی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔ فوت شدہ کی طرف سے قربانی کرنا نفل ہے اور خود اپنی قربانی کرنے والے پر واجب ہے۔ لہذا پہلے واجب اور پھر نفل کام کرنا چاہئے۔

حوالہ 5: "قرآن مجید" پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 237.

حوالہ 6: "سنن ابن ماجہ" کتاب الطلاق، باب طلاق العبد، اول الباب، حدیث: 2072.

maarfat.com

مدرسہ سے خانقاہ تک

ازمولانا محمد ادریس رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدمی متضاد صفتوں، خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہے۔ اسکی ذات میں ابھرتے ڈوبتے منظروں کا سلسلہ، خوشی وغم کی موجیں، کسی سے گلے ملنے کی امنگ، کسی کا گلا دبا دینے کا جذبہ، نفرت ومحبت کا ہیولا، چیزوں کے کھوجانے کا صدمہ، پانے کی مسرتیں، ضد، مکاری، خونخواری، بزدلی، بہادری اور انکساری سے لیس، کچھ بناتا، کچھ بگاڑتا، کبھی آہ وفغاں، کبھی صراب انگیز نعرے لگاتا ہے۔

قدرت کی بنائی ہوئی خود کار مشین (جسم) میں

''ان النفس لا مارة با السوء.''

ترجمہ: ''بیشک نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے''

کا پارٹ (PART) بھی موجود ہے۔ یہ پارٹ نفس امارہ رنگ برنگ کے تماشے دکھاتا، گناہوں پر ابھارتا، اکساتا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی ہر ممکنہ کوششیں کرتا رہتا ہے۔ اس غالب اور شہ زور پر لعنت وملامت کے ڈنڈے برسانے کیلئے

''بالنفس اللوامہ.''

ترجمہ: ''جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے۔''

کھڑا ہے۔ ایمان وایقان کی تلقین اللہ تعالیٰ کے حضور جبیں خم کرنے کی تنبیہ اور صبر دلانے کیلئے

''یاایتھا النفس المطمئنۃ.''

ترجمہ: ''اے اطمینان ولی جان۔''

بھی موجود ہے۔ حضرت برہان الدین جانم رحمت اللہ علیہ نے چوتھی قسم نفس ملہمہ بھی بتایا ہے۔ جو انسان کو شکر گزار بناتا ہے۔ جانم علیہ الرحمہ نے نفس ملہمہ کیلئے شاید حضور ﷺ کی حدیث سے استعارہ لیا ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے فرمایا

''ما منکم من احدالا فقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ.''

ترجمہ: ''تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جن اور ایک فرشتہ مقرر نہ ہو۔''

مراۃ المناجیح باب الوسوسۃ میں اس فرشتے کا نام ملہم بتایا گیا ہے۔ خاک کوٹھری میں بند لہو ولحم کے وجود سے اٹھنے والے خیالات میں امارہ زہر قاتل ہے۔ اسے تابع کرنا سب کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کی باگ شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ جو انسان کا کھلا دشمن ہے اور یہ رگوں میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ علی لہ وسلم کا فرمان ہے:

''ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم.''

ترجمہ: ''شیطان انسان کے خون کے ٹھکانوں میں گردش کرتا ہے۔''

اس گردش کی وجہ سے آدمی کا ذہن ادھر ادھر

marfat.com

بھٹکتا، برا خیال پیدا ہوتا اور غصہ آتا ہے اس کی دفع کیلئے رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرنا نافع ہے کہ جب برے خیالات پیدا ہوں تو اعوذ باللہ مکمل اور لاحول ولا قوۃ مکمل پڑھ لیا جائے اور وضو کرلیا جائے۔

ان عمل کے ساتھ خاص کر طبقہ میدان مجاہدہ میں پہنچ کر نفس امارہ سے جنگ اور لاالہ الا اللہ کی تلوار سے قتل کرکے اس کے ہاتھ سے لگام چھین لینے اور خودی بمعنی خود شناسی یا معرفت نفس کا نظارہ کرتے ہیں۔ حرص و طمع، حسد و کینہ، ایں وآں، تو، میں، ہم سب سے آزاد، ناکوں چنے چبا کر اور آگ کا دریا پار کرکے باطن کا لعل پاتے ہیں اور یہ حقیقت دنیا والوں پر عیاں ہے کہ وہ جب کسی کام میں محنت کرتے ہیں تو ان میں ان کو ترقی کے منازل صاف نظر آنے لگتے ہیں۔

زمین کے نیچے قدرت کے چھپے ہوئے خزانوں سے لوگ ناآشنا تھے سائنسدانوں نے ان مخفی خزانوں کو نکال کر زندگی کی مشکلیں دور کرکے "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں،، کی مہم میں لگے ہوئے ہیں اور نت نئے انکشافات سے لوگوں کو حیرت میں ڈالے ہوئے ہیں۔ مریخ پر پانی کا دریا بہتا ہے، چاند پر مٹی، پتھر اور پانی کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ سائنسدانوں کے علاوہ اور دوسرے کسی شخص نے دیکھا نہیں ہے لیکن یقین سب کرتے ہیں۔ اخبارات ورسائل تحریر کے ذریعہ، ریڈیو، ٹیلی ویژن میں خبروں اور تصویروں کے توسط سے، عوام زبان سے اس کا اعلان کرتے، یقین دلاتے ہیں۔

اسی طرح تن کی دنیا میں چھپی ہوئی ضیائے سرمدی کے پانے والوں نے مقام ملکوت و جبروت ولاہوت کا پتہ بتایا۔ شریعت کے ٹکڑے طریقت و حقیقت و معرفت کی راہ طے کرنے والوں نے بغیر مادی سہارے کے سیر فی الارض کا مژدہ سنایا، مقام قتیل عشق کی خبر دی، **قدمی ھذہ علی رقبہ کل ولی اللہ** کا اعلان کیا تو اختلاف رائے کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان فرقے گروہ اور جماعتیں بن گئیں۔ مخالفت میں تقریریں ہوئیں، کتابیں چھپیں، پمفلٹ اور کتابچے تقسیم ہوئے اور ہوتے ہیں، تصوف و معرفت کو بدھ ازم، یوگ اور مسیحی رہبانیت، بیعت وارشاد کو افیون کا چسکہ چنیا بیگم اور افیون کے انجکشن کا نام دیتے ہیں، منکرین کی نگاہ میں تصوف و معرفت کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ انکے گھروں اور دلوں میں سائنس کی تحقیقات و ایجادات کیلئے جگہ ہے لیکن تصوف کی حقیقت و تحقیق کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ واہیات و خرافات سے بھرے ہوئے لٹریچروں کی رسائی ہے لیکن معرفت کی گراں قدر تصنیفات کیلئے ان کے دل کا کوئی گوشہ وا نہیں ہوتا۔

ذہن نشین رہے کہ شیریں اور ٹھنڈے پانی کے دریا کا رخ کھاری دریا اور ردریائے شور کی جانب موڑا تو جا سکتا ہے مگر میٹھے دریا کے منبے کو مٹانا مشکل ہے۔ ایک درجہ اور ایک استاد کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوسرے درجے اور استاد کے نزدیک تعلیم حاصل کرنے میں کوئی قباحت نہیں تو مدرسہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خانقاہ میں علم تصوف و معرفت حاصل کرنا گناہ کیوں کر ہو گیا؟

اگر گناہ ہوتا تو شیخ عبد القادر جیلانی، شیخ ابی سعید مبارک مخزومی کے پاس وہ شیخ ابوالحسن اور وہ شیخ ابوالفرح طرطوسی اور وہ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی اور شیخ ابوبکر شبلی اور وہ شیخ جنید بغدادی اور وہ شیخ سری سقطی اور سقطی شیخ معروف کرخی (رحمہم اللہ علیہم) کے پاس نہ جاتے مدعی کے

marfat.com

اعتراضات کی روشنی میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم و عمل کے لعل و گہر ایک دوسرے کے پاس بیعت کرنے، تصوف جاننے، معرفت میں غوطہ لگانے اور مجاہدہ کرنے کیلئے کیوں گئے؟

ان پاکباز ہستیوں نے مدارس اسلامیہ سے حاصل کئے ہوئے علوم پر قناعت کیوں نہیں کی؟ وہ حضرات علم قرآن وحدیث، فقہ و تفسیر وغیرہم کے درِ تاب سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے علم نے ان کی رہنمائی نہیں کی کہ طریقت اور بیعت وارشاد، بدھ ازم، یوگ اور چنیا بیگم ہیں۔ قال میں رہو۔ حال افیون کا انجکشن ہے۔

لیکن یہ ساری اختراعیں ماضی قریب کی ہیں۔ ایسے لوگ علم احکام کے علاوہ دوسرے علوم سے ناآشنا ہیں حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ کے متعلق بندوں کے پاس پانچ علم ہیں۔ علم ذات، علم صفات، علم اسماء، علم افعال، علم احکام۔ ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے۔ جو سب سے آسان علم ہے وہ ہے علم احکام۔ (مقال عرفا باعزاز شرح علماء۔ ''صفحہ نمبر 10)

طریقت و معرفت و حقیقت کوئی شریعت سے الگ چیز نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں اس کی روشنی پڑنے کی کوئی حد نہیں زیارت چاہئے۔ افزائش پانے کے طریقے کا نام طریقت ہے۔ روشنی بڑھ کر صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حقیقی تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقق میں حقیقت ہے تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اسکے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔

غور فرمایئے کہ شریعت ربانی نور ہے اس میں زیارت کیلئے عابد حضرات مجاہدہ کرتے ہیں۔ اس میں ترقی پانے کا نام طریقت اور مزید ترقی کرنے کا نام معرفت ہے کہ وہ مکاشفہ کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جس سے عالم غیب ان کیلئے شہادت بن جاتا ہے۔

''والذین جاهدو افینا لنهدینهم سبلنا.''

اور آخر میں ان کی ایقان عیان بن جاتا ہے۔ یوگ کرنے والے اور راہب، افیون کا انجکشن لینے والے اس مقام کو پاسکتے ہیں؟

یہاں تو حال یہ ہے کہ حضرت ابو سعید مبارک علیہ الرحمۃ نے اندازہ لگایا کہ حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو خدا کے حکموں کی پابندی اور نبی کریم ﷺ کے طریقوں کی پیروی کا بہت شوق ہے تو آپ نے ان کو مجاہدہ کی اجازت دیتے ہوئے اس کے طریقے بتائے۔ جن پر حضرت موصوف نے انتہائی استقلال اور ثابت قدمی سے من و عن عمل فرمایا اور اس طرح آپ پچیس برسوں تک ریاضت، نفس کشی اور مجاہدہ میں مصروف رہے اور تمام ذرائع سے ان خوبیوں میں کمال پیدا کیا۔ اس دوران اپنے نفس کے لئے ریاضت و مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہ تھا جسے آپ نے اپنے اوپر لازم نہ کرلیا ہو۔

کئی کئی روز بے آب ودانہ بسر کرتے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے، سونا ترک کررکھا تھا، دنیاوی زیب و تن سے نفرتِ کلی تھی آپ ازخود رفتہ حال میں اکثر رہا کرتے تھے جس کی بدولت آپ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز ہو کر صرف مالک حقیقی کی طرف متوجہ ہوگئے اور یہ توجہ اس کمال کو پہنچی کہ آپ ساری عمر کسی لمحہ بھی یادالٰہی سے غافل نہ ہوئے۔ آپ نے ریاضت و مجاہدہ کے اس طویل عرصے میں بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ یہاں

marfat.com

تک کہ آپ کا قلب نورِ الٰہی سے منور ہو گیا اور جملہ آلائش قلبی دور ہو گئیں اور آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت جا گزیں ہو گئی (سیرتِ غوثیہ)۔

سلطان العارفین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی کسی قسم کا آرام نہیں کیا ریاضت و مجاہدات میں زندگی گزاری، دن میں روزہ رکھتے اور رات میں جاگتے۔ دو قرآن شریف روزانہ ختم کرتے تھے۔ ایک دن میں اور ایک رات میں آپ حافظِ قرآن تھے۔ صبح کے وضو سے عشاء کی نماز پڑھتے۔ آپ کی خوراک خشک روٹی تھی جس کا وزن پانچ مثقال ہوتا تھا۔ آپ کا لباس معمولی تھا۔ کپڑوں میں پیوند لگے ہوئے تھے۔

(سوانح عمری غریب نواز)

اس طرح اور دوسرے اولیائے کرام کی ریاضتوں کو کتابوں سے اخذ کیا جائے تو وہ خود ایک مستقل کتاب بن جائے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ علم ظاہری استادوں کی نگرانی میں کتابوں سے حاصل کئے جاتے ہیں جو آسان ہیں اور علم باطنی، پاک باطن، عارف، کامل، متوکل اور پابند شرع کے ہاتھوں میں بک کر انکی خدمت واطاعت، فرماں برداری اور ریاضت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

کمر کس کر اس راستہ پر چلنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ معدودے چند ہی ہمت کرتے ہیں اور ایک طبقہ اس پر چلتا نہیں لیکن حق مانتا ہے۔ دوسرا طبقہ نہ چلتا ہے نہ حق مانتا ہے۔ اگر سورج کی روشنی میں چمگادڑ کو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے تو اس کی آنکھوں کی خطا اور فطری کمزوری پر نیر تاباں مسکرانے اور افسوس کرنے کے علاوہ کیا کر سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ قادریہ عالمیہ کے شعبہ خواتین

شریعت کالج طالبات

سے اس سال ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ، حفظ، قرآت، فاضل عربی، تدریس ٹریننگ کورس وغیرہ سے سینکڑوں طالبات فارغ التحصیل کرنے اور مختلف شارٹ ٹرمز جیسے اسلامی تربیتی کورس، دورہ تفسیر القرآن وغیرہ سے ہزاروں خواتین فارغ کرنے پر ادارہ کی محنتی معلمات، ذمہ دار عملہ، مخلص معاونین، دعا گو حضرات، ادارہ کے مہم پیشوائے اہلسنت **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ اور خواتین اسلام کی ہر دل عزیز شخصیت **محترمہ ریحانہ کوثر قادری** مد ظلہا کو

مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

اعلان: ربیع الاول کی یکم کے بعد آنے والے اتوار کو خواتین کی میلاد مصطفیٰ کانفرنس وسالانہ جلسہ خواتین منعقد ہوگا

منجانب: عالمی تنظیم اھلسنت شعبہ خواتین (ویب www.ahlesunnat.info)

خواتین دفتر: 053-3001402،3522290 مرکزی دفتر: 053-3521402،3521401 ای میل info@ahlesunnat.info

عجائبات حج اور طلب الٰہی کے انداز

مولانا محمد منشاء تابش قصوری کی
ایام حج کے موقع پر شاندار تحریر

داستانِ حج

ایک بزرگ غلافِ کعبہ پکڑے بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہیں:

''الٰہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور کلمہ حج میں دو حرف ہیں ح اور ج، الٰہی! ح سے تیرا حکم اور ج سے میرے جرم مراد ہیں تو، اپنے حکم سے میرے جرم معاف فرمادے۔''

آواز آئی!

''اے میرے بندے تو نے کتنی عمدہ مناجات کی، پھر کہو۔''

وہ بندۂ خدا دوبارہ نئے انداز سے یوں پکارتا ہے:

''اے میرے بخشنہار، اے غفار! تیری مغفرت کا دریا گنہگاروں کی مغفرت و بخش کے لیے جوش زن ہے اور تیری رحمت کا خزانہ ہر سوالی کے لیے کھلا ہے، الٰہی! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں اور حج دو حرف پر مشتمل ہے ح اور ج، ح سے اگر میری حاجت اور ج سے تیرا جود مراد ہے تو تُو اپنے جود و کرم سے اس مسکین کی حاجت پوری فرمادے۔''

آواز آئی:

''اے جوانمرد تو نے کیا خوب حمد کی، پھر کہو۔''

وہ پھر عرض کرنے لگا:

''اے خالق کائنات! تیری ذات ہر عیب و نقص اور کمزوری سے پاک ہے تو نے اپنی عافیت کا پردہ مسلمانوں پر ڈال رکھا ہے، میرے مولا! اس گھر کی زیارت کو حج کہتے ہیں حج کے دو حرف ہیں ح اور ج، ح سے اگر میری حلاوت ایمانی اور ج سے تیری جلالت جہانگیری مراد ہے تو تُو اپنی جلالت جہانگیری کی برکت سے اس ناتواں، ضعیف و نزار بندے کے ایمان کی حلاوت کو شیطان کی گھات سے محفوظ رکھنا۔''

آواز آئی:

''میرے مخلص ترین عاشق و صادق بندے، تو میرے حکم، میرے جود و کرم اور میری جلالت جہانگیری کے توسّل سے جو کچھ طلب کیا میں نے تجھے عطا فرمایا۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ ہر مانگنے والے کا دامن مراد قبولیت سے بھر دیں مگر بات تو یہ ہے کوئی مانگے تو سہی۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

تحفہ حج

حضرت شیخ یحیٰی قدس سرہ جب حج سے فارغ ہوئے تو واپسی پر خانہ کعبہ کے دروازے پر آکر یوں التجا کرنے لگے:

marfat.com

''الٰہی دنیاوی بادشاہوں کا معمول و دستور ہے کہ وہ اپنے خدام کو بوقتِ رخصت خدمت گاری کے صلہ میں بیش قیمت تحائف اور گونا گوں انعامات سے عزت افزائی کرتے ہیں اور جب وہ خادم اپنے اپنے خویش واقربا، احباب ورفقاء سے ملتے ہیں تو ان سے وہ لوگ تحائف وہدایا اور تبرکات کے خواہشمند ہوتے ہیں، وہ خدام بادشاہوں سے حاصل کردہ تحائف و تبرکات اپنے عزیز واقارب کو دیتے ہوئے خوشی ومسرت کی بے کیف لذت سے سرشار ہوتے ہیں، خدایا! میں تیرا بندہ اور تو میرا ایسا بادشاہ ہے کہ ہر ایک کو بادشاہی تیری ہی عطا فرمودہ ہے، تو ان کا بھی حاکم اور مالک ہے، الٰہی! میں چند روز تیرے اس عزت وحرمت والے گھر کی جاروب کشی اور خدمت سے مشرف ہوا ہوں، اب میری واپسی ہے، کچھ تحائف و تبرکات تیرے آستان فیض رساں سے لے جانے کا طالب ہوں۔''

آواز آئی:

''میرے بندے تو اپنے متعلقین کے لیے کیا تحفے طلب کرتا ہے۔؟''

عرض کیا:

''الٰہی! میں تجھ سے اپنے رفقاء متعلقین کے لیے رحمت اور مغفرت کے تحفے مانگتا ہوں، جب میں تیرے کرم سے بعافیت اپنے وطن پہنچوں تو خویش واقارب کے مطالبہ پر پیش کر سکوں، تاکہ مجھے شرمساری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔''

ندا آئی:

''میرے بندے جاؤ ہم نے تجھے تمہاری طلب سے بھی زیادہ عطا فرمایا، جب تو اپنے عزیزوں سے ملے تو میری مغفرت ورحمت کی انہیں بشارت سنا دینا اس لیے کہ میں کریم ہوں، جب گدا کریم کے دروازے پر جاتا ہے تو وہ رد نہیں کرتا، اے یحیٰ! جاؤ میں نے تجھے اپنے جود وکرم کے بے پایاں دریا سے ایمانداروں کے لیے شفاعت و مغفرت کے تحفے عطا کر دیئے ہیں۔''

افسوس کہ فی زمانہ اس کے برعکس حجاج کرام سے ان کے خویش واقرباء، احباء ورفقاء کی فرمائش ہوتی ہے کہ ہمارے لیے وہاں سے گھڑیاں، ٹیپ، ریکارڈر، وی سی آر، ٹی وی، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، ریڈیو، وغیرہ بطور تحفہ لائیں۔ یا از خود معاشرتی دباؤ کے تحت حجاج کرام کی اکثریت اپنی ناک رکھنے کے لیے ان تکلفات میں پھنس جاتی ہے۔

باوجود قانونی پابندیوں کے پھر بھی مختلف حربوں بلکہ ہر ممکن طریقے سے ایسی اشیاء اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرتے ہیں، بعض اوقات کسٹم پر چیکنگ کے دوران سمگلنگ کے جرم میں قید وبند تک پہنچ جاتے ہیں یا پھر کسٹم اسٹیشن پر متعین شریف عملہ کی مٹھی گرم کر کے جان چھڑاتے ہیں۔

ایسے واقعات جو کسٹم اسٹیشن پر چیکنگ کے وقت پیش آتے ہیں معرض تحریر میں لا کر کتابی صورت میں شائع کر کے حج وزیارت پر جانے والے حاجیوں میں تقسیم کیے جائیں تو اس طبقہ میں ان جرائم کا خاتمہ یقینی ہے، بشرطیکہ شریف عملہ بھی ایثار وقربانی پر گامزن ہو سکے۔

یوں بھی مال دنیا کی طلب سے کہیں زیادہ توشہ آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

منہ دل بریں دیر ناپائیدار
زسعدؔی ہمیں یک سخن یاد ار

marfat.com

لَا لَبَّیْك:

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے متواتر چودہ سال تک حج وزیارت کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔ اور ہر سال ایک درویش کو کعبہ معظمہ کے دروازے کو پکڑے دیکھا۔ جب وہ کہتا:

''لبیک اللّٰھم لبیک''

تو غیب سے آواز سنائی دیتی:

''لا لبیک۔''

میں نے چودھویں سال اس درویش سے کہا!

''اے بندۂ خدا تو بہرہ تو نہیں؟''

اس نے کہا!

''نہیں، میں سب کچھ سن رہا ہوں۔''

میں نے کہا:

''پھر یہ تکلیف کیوں اٹھا رہا ہے، تیری لبیک تو منظور ہی نہیں ہو رہی۔''

وہ کہنے لگا:

''یا شیخ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب آئے

''لا لبیک''

تو بھی میں اس آستانہ سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم محو گفتگو ہی تھے کہ اچانک آسمان سے ایک رقعہ اس کے سینہ پر گرا، اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس پر درج تھا:

''اے مالک! تو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کیے ہونگے، ایسا ہرگز نہیں!

سن! اس مدت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج تو میں نے اس کے لبیک اللّٰھم لبیک کی پُر خلوص پکار ہی کی برکت سے قبول فرمائے ہیں۔

کیا خوب کہا حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نے ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

☆ واللہ یحب المحسنین ! ☆

احسان اللہ کے ہاں محبوب ہے، بندوں کو احسان کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، احسان عبادت میں بھی ہوگا اور معاملات میں بھی۔ ناداروں، بے نواؤں پر احسان تو ہر شخص کے نزدیک محمود ہے، فرائض کو پورے اہتمام کیساتھ ادا کرنا بھی احسان ہے۔ اپنے لئے وہی پسند کرنا جو دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے اسے بھی احسان شمار کیا گیا۔ احسان صرف بندوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ احسان کا حکم ہے، ہر کام میں خوبی کو ملحوظ رکھنے کا حکم ہے، یہاں تک کہ اگر کسی کو قصاص میں قتل مقصود ہو تو تلوار کے ایک ہی وار میں قتل کردیا جائے تاکہ وہ اذیت ناک صورت حال میں زیادہ دیر دوچار نہ رہے، جانور کو ذبح کرنے میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کرے اور تیز چھری سے کیا جائے تاکہ جانور جان کنی کے اذیت ناک حالات سے تھوڑی دیر مبتلا رہے، ذبح کے بعد جب تک ٹھنڈا نہ ہوجائے اس کی کھال نہ اتاری جائے، یہ سب معاملات احسان میں شامل ہیں اور احسان اعلیٰ مقامات اطاعت سے ہے۔ (کتب تفاسیر)

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

HAJJ

DEFINITION - This is the Holy Pilgrimage of the Holy places in Makkah-tul-Mukarramah during 8, 9, 10, 11 and 12th of Zul-Hijjah.

It is Fard upon every free, sane, adult and healthy Muslim who has sufficient provision for himself and his dependents. It is Fard once in the whole life.

The company of a Mahram male is compulsory for a woman.

Mahram is that male with whom Nikaah is forbidden forever.

IHRAAM

This consists of two seamless sheets.

ADOPTING IHRAAM - Before the male crosses a Mi'qaat, he should preferably take a bath. If this is not possible then Wudu is sufficient. He should take off all sewn clothes and wear the seamless sheets. He should cover his head with the upper portion. Footwear must be such that the central bones of the upper parts of the feet are left uncovered. It is Sunnat to perform two Nafl. Now he should make Niyyat of Hajj or Umrah, uncover his head and read the Talbiyah aloud.

The following acts are forbidden during Ihraam;

1) Sexual intercourse or its initiation.

2) Hunting or aiding in this.

3) Cutting any hair or nails.

4) Covering the head or face.

حج

تعریف: یہ مکۃ المکرمہ میں ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو مقدس مقامات کی زیارت کا نام ہے۔ یہ ہر آزاد، بالغ، عاقل اور صحت مند مسلمان پر فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو۔ اس کے پاس اپنے سفر، قیام اور اہلِ خانہ کا خرچہ ہو۔ یہ زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے۔ عورت کے لیے محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا وغیرہ۔

احرام

احرام دو اَن سلی چادریں ہوتی ہیں۔ احرام باندھنا: جب مرد میقات کے قریب ہو تو غسل کرے۔ اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کر لے۔ اب سلے ہوئے کپڑے اتار دے۔ اور دونوں اَن سلی چادریں پہن لے اور اوپر والے حصہ سے سر ڈھانپ لے۔ جوتے اس طرح کے ہونے چاہیئے کہ پاؤں کی اوپر والی ہڈی ننگی ہو۔ اب وہ نفل ادا کرے کہ سنت ہے۔ نفل ادا کرنے کے بعد حج یا عمرہ کی نیت کرے۔ سر سے چادر کا پلو اُتار دے اور بلند آواز سے تلبیہ کہے۔

احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل کام ممنوع ہیں:

۱) مباشرت اور اس کے مبادیات۔

۲) شکار اور شکار میں مدد۔

۳) بالوں اور ناخنوں کا کاٹنا۔

۴) سر اور چہرہ کا ڈھانپنا۔

۵) دستانے یا جرابیں پہننا۔

marfat.com

٦) کسی طرح کے بھی سلے ہوئے کپڑے پہننا۔
٧)خوشبولگانایاخوشبودارچیز کھانا۔
٨)جوں کامارنایاپھینکنا۔
نوٹ؛ عورت سلے ہوئے کپڑے، جرابیں اور دستانے پہن سکتی ہے۔اسے سر بھی ڈھانپنا چاہیے۔

میقات

یہ مکۃ المکرمہ کے گرد وہ جگہ ہے جسے حاجی احرام کے بغیر عبور نہیں کر سکتا۔

نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ / الۡعُمۡرَۃَ / الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡہُ / ھَا / ھُمَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ / ھَا / ھُمَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ / الۡعُمۡرَۃَ / الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِہٖ / ھَا / ھُمَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

اے اللہ! میں نے حج / عمرہ / حج اور عمرہ کا ارادہ کیا۔اسے میرے لئے آسان کر دے اور اسے مجھ سے قبول فرما۔میں نے حج / عمرہ / حج اور عمرہ کی نیت کی خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔

تلبیہ

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ . لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ. اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ . لَا شَرِیۡکَ لَکَ

ترجمہ: اے اللہ! میں حاضر ہوں۔میں حاضر ہوں۔میں حاضر ہوں۔تیرا کوئی شریک نہیں۔میں حاضر ہوں۔بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے۔تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

طواف

کعبہ کے گرد سات چکروں کو طواف کہتے ہیں۔طواف کا مکمل طریقہ سمجھنے کے لیے ان اصطلاحوں کو جاننا ضروری ہے
رکن: وہ گوشہ جہاں دو دیواریں ملتی ہیں اسے رکن کہتے ہیں۔کعبہ شریف کے چار رکن ہیں۔
١)رکنِ اسود: یہ کعبہ شریف کا وہ گوشہ ہے جس میں حجرِ اسود

5) Using gloves or socks.
6) Wearing any kind of sewn clothes.
7) Using perfumes or perfumed preparations.
8) Killing or removing lice.
NOTE: Women can wear sewn clothes, gloves, socks and should also cover their head.

MI'QAAT

This is a boundary around Makkah-tul-Mukarramah that the Haji and Mu'tamir is not allowed to cross without Ihraam.

NIYYAT

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ / الۡعُمۡرَۃَ / الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ فَیَسِّرۡہُ / ھَا / ھُمَا لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ / ھَا / ھُمَا مِنِّیۡ نَوَیۡتُ الۡحَجَّ / الۡعُمۡرَۃَ / الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَۃَ وَ اَحۡرَمۡتُ بِہٖ / ھَا / ھُمَا مُخۡلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

O' ALLAH! I intend Hajj / Umrah / Hajj and Umrah, so make it / them easy for me and accept it / them from me. I performed Niyyat of Hajj /Umrah / Hajj and Umrah. I adopted the Ihraam sincerely for Allah Ta'aalaa.

TALBIYYAH

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ . لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ. اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ . لَا شَرِیۡکَ لَکَ

I am here at your service. O' ALLAH! I am here at your service. I am here at your service. There is no partner for You. I am here at your service. Certainly, all praise and bounty and sovereignty is for You. There is no partner for You.

TAWAAF

Seven circuits around the Ka'bah are known as Tawaaf. It is necessary to know the following terms to understand the perfect procedure of Tawaaf.
RUKAN - This is one corner where two walls meet. The Holy Ka'bah has four corners.
1) RUKAN-E-ASWAD - This is the corner

marfat.com

نصب ہے۔

۲) رکن عراقی: یہ بائیں ہاتھ دوسرا گوشہ ہے۔

۳) رکن شامی: یہ بائیں ہاتھ تیسرا گوشہ ہے۔

۴) رکن یمانی: یہ بائیں طرف سے چوتھا گوشہ ہے۔

باب الکعبہ: یہ کعبہ شریف کا دروازہ ہے۔ یہ رکنِ اسود اور رکن عراقی کی درمیانی دیوار میں ہے۔ درمیان میں نہیں بلکہ رکن اسود کے قریب ہے۔

ملتزم: یہ کعبہ شریف کی دیوار کا وہ حصہ ہے جو رکنِ اسود اور دروازہ کے درمیان ہے۔

میزابِ رحمت: یہ سونے کا پرنالہ ہے جو شمالی دیوار کی طرف چھت پر نصب ہے۔ یہ دیوار رکنِ عراقی اور رکنِ شامی کے درمیان ہے۔

حطیم: یہ اسی شمالی دیوار سے ہٹ کر ایک قوس نما دیوار ہے۔ یہ کعبہ شریف کی پرانی بنیاد ہے۔

مستجار: یہ دیوار کا وہ ٹکڑا ہے جو رکنِ یمانی اور رکنِ شامی کے درمیان ہے۔ یہ ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب: یہ رکنِ اسود اور رکنِ یمانی کی درمیانی دیوار ہے یہاں ۷۰ ہزار فرشتے آمین کہنے پر مقرر ہیں۔

اضطباع: احرام میں بائیں بازو، کاندھے اور کمر کو ڈھانپنے اور دائیں بازو کو مکمل طور پر ننگا رکھنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

رمل: چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر، ٹانگوں کو پوری قوت سے اٹھا کر، سینہ باہر نکال کر اور کاندھوں کو خوب ہلا کر تیز تیز چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

استلام: حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں رکھ کر ان کے درمیان سے تین بار ادب کے ساتھ چومنے کو استلام کہتے ہیں۔

طواف کا طریقہ

رکنِ یمانی پر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود مکمل طور پر دائیں طرف ہو۔

ان الفاظ سے طواف کی نیت کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

in which the Black Stone is fixed.

2) RUKAN-E-IRAAQI - This is the second corner on the left side. (Anti-clockwise)

3) RUKAN-E-SHAAMI - This is the third corner on the left side.

4) RUKAN-E-YAMAANI - This is the fourth corner on the left side.

BAAB-UL-KA'BAH - The door of the Ka'bah between Rukan-e-Aswad and Rukan-e- Iraaqi, not in the middle, but closer to Rukan-e-Aswad.

MUL'TAZAM - This is the portion of wall between Rukan-e-Aswad and door of the Holy Ka'bah.

MEEZAAB-E-RAHMAT - This is a golden water channel fixed to the roof of the northern wall, i.e. the wall between Rukan-e-Iraaqi and Rukan-e-Shaami.

HATEEM - This is a wall about 5 metres high. It is the old foundation of the Holy Ka'bah.

MUSTAJAAR - This is the portion of the wall between Rukan-e-Yamaani and Rukan-e-Shaami opposite the Multazam.

MUSTAJAAB - This is the wall between Rukan- e-Yamaani and Rukan-e-Aswad. 70 thousand Angels are oppointed here to say Ameen.

IDHTIBAA - This is covering the left shoulder, left arm and back (with the seamless sheet) but the right arm is completely exposed.

RAMAL - This is walking hastily, taking short-
er steps, lifting the legs forcefully, sticking the chest out and moving the shoulders simultaneously.

ISTILAAM - To place both hands on the Black Stone and kiss it gently thrice.

PROCEDURE OF TAWAAF

Fulfil Idhtibaa (male) and stand at Rukan-e-Yamaani facing Qiblah with the Black Stone towards the right.

Form the Niyyat of Tawaaf in these words;

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

marfat.com

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے پاک گھر کے طواف کی نیت کی اسے میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔

کعبہ شریف کی طرف منہ کرکے حجرِ اسود کی طرف چلو۔ جب اس کے بالکل سامنے آجاؤ تو اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرکے کانوں کی لو تک اٹھاؤ اور یہ الفاظ کہو ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

ممکن ہو تو استلام کرو ، ورنہ حجرِ اسود کی طرف ہاتھ کرکے دور سے ہی چوم لو۔ یاد رکھو استلام سنت ہے اور دوسروں کو دھکا دینا اور تکلیف دینا حرام ہے۔۔ سو ہرگز استلام کی خاطر کسی کو تکلیف نہ دو۔

کعبہ شریف کو بائیں طرف رکھ کر پہلے تین چکروں میں اگر ممکن ہو تو رمل کرو۔

برکات کے حصول کے لیے رکن یمانی جب پہنچو تو اسے چھوؤ ۔ جب آپ حجرِ اسود پہنچیں گے تو ایکچکر مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح سات چکر مکمل کرو اور آخر میں پھر استلام کرو۔

نوٹ:

طواف کے دوران پڑھی جانے والی بہت سی دعائیں منقول ہیں۔ اگر وہ یاد نہ ہوں تو نیچے والی دعائیں پڑھتے رہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ . رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

مقام ابراہیم

کعبہ شریف کے دروازہ کے سامنے اسی طرف ایک قبہ ہے۔ اس میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کیا تھا آپ کے مبارک قدموں کا اس پر نشان ہے جو اب تک موجود ہے۔

طواف ختم کرنے کے بعد، سیدھے مقام ابراہیم پر جاؤ اور دو رکعت واجب ادا کرو۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم کے قریب جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں جہاں جگہ ملے وہیں ادا کرلو

O' ALLAH! I intend to make Tawaaf of Your Respected House, make it easy for me and accept it from me.

Walk towards the Black Stone facing the Ka'bah and stand in front of The Black Stone.

Raise both hands upto the ear lobes with the palms towards the Black Stone and say;

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

Do Istilaam if it is possible otherwise to kiss with hands raised from a distance is sufficient. Remember, Istilaam is Sunnat. Pushing and hurting others is Haraam. So never injure others in performing Istilaam.

Keep the Holy Ka'bah on your left and fulfil Ramal in the first three circuits (if possible).

Touch Rukan-e Yamaani to gain blessing on approaching. Upon reaching the Black Stone, one circuit is completed. Perform seven circuits in the same way and do Istilaam at the end.

Note: There are several supplications for Tawaaf, if non are learnt by heart, then continually recite the following:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

MAQAAM-E-IBRAHEEM

This is a little dome in front of the door of the Holy Ka'bah. In this dome is the stone on which Hadhrat Ibraheem stood and built the Holy Ka'bah. On this stone is his footprint that exists even today.

Upon completion of Tawaaf, go immediately to Maqaam-e-Ibraheem and perform two Rak'at Wajib. If, due to rush, there is no space near Maqaam-e-Ibraheem, then perform these two Rak'ats wherever possible.

marfat.com

اب ملتزم پر جاؤ۔ اس کے ساتھ اپنا سینہ، پیٹ اور رخسار خوب رگڑو اور اس کے اوپر اپنے بازو پھیلاؤ۔ اس کے بعد زمزم شریف پر جاؤ۔ خوب پانی پیو۔ پھر پانی کو اپنے بدن کے اوپر انڈیل دو۔ اب اگر آپ تھک گئے ہوں تو آرام کر لو ورنہ حجرِ اسود کے پاس جاؤ، استلام کرو اور سعی کے لئے چلے جاؤ۔

سعی

بابِ صفا سے داخل ہو۔ صفا کی سیڑھیوں پر چڑھو یہاں تک کہ کعبہ شریف نظر آجائے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ اُٹھاؤ اور دعا کرو۔ ان الفاظ کے ساتھ نیت کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی نیت کی۔ اسے میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔

اب صفا سے نیچے آؤ اور مروہ کی طرف درود پاک اور دعائیں پڑھتے ہوئے چلو جب پہلے سبز ستون پر آؤ تو دوڑنا شروع کر دو اور دوسرے سبز ستون تک دوڑتے جاؤ۔

جب مروہ پہنچ جاؤ تو اس کی پہلی سیڑھی پر چڑھ کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دعائیں کرو اب ایک چکر مکمل ہو گیا۔

اب صفا کی طرف دوسرا پھیرا شروع کرو اور اسی طرح صفا تک پہنچ جاؤ۔ دوسرا پھیرا بھی مکمل ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر مکمل کرو۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت ادا کر لو۔ سعی کے دوران خصوصیت سے ناجائز کاموں سے پرہیز کریں

حج کی اقسام

حج کی تین قسمیں ہیں۔

قران: اس سے مراد ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج ادا کرنا ہے

تمتع: اس سے مراد یہ ہے کہ حج کے دنوں میں پہلے عمرہ ادا کرو اور احرام کھول دو۔ پھر دوبارہ اسی سال حج بھی ادا کرو۔

افراد: اس سے مراد ایام حج میں صرف حج کو ہی ادا کرنا ہے۔

Now go to the Multazam, rub your chest, belly, cheeks and spread your arms onto it. Now go to the well of Zamzam, drink water and pour it over your body.

Now, if you are tired, take a rest. Otherwise go to the Black Stone, perform Istilaam again and go for Sa'ee.

SA'Y

Enter through the door of Safaa. Climb the steps of Safaa until you can see the Ka'bah. Raise both your hands for Du'a facing the Ka'bah.

Form intention of Sa'ee with the following words;

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ۔

O' ALLAH! I intend Sa'ee between Safaa and Marwah, make it easy for me and accept it from me.

Now come down from Safaa and walk towards Marwah reciting Durood Shareef and supplications. When you approach the first Green Pillar, commence running until the second. When you approach Marwah, walk just upto the first step and make supplications by raising hands and facing the Ka'bah. Now one circuit is completed.

Start the second circuit towards Safaa and do the same. Upon reaching Safaa, the second circuit is completed. Complete the seven circuits in the same way.

If it is not Makrooh time, it is Mustahab to perform two Ra'kats. One should especially avoid all forbidden acts during Sa'ee.

TYPES OF HAJJ

There are three types of Hajj;

QIRAN - This is to perform Umrah first, in the month of Hajj, and thereafter to perform Hajj with the same Ihraam.

TA'MAT'TU - This is to perform Umrah during the month of Hajj and discharge the Ihraam. Thereafter to perform Hajj in the same year without leaving the Miqaat.

IFRAAD - This is to perform Hajj only, in the days oHajj.

marfat.com

حج کے پانچ دن ہیں:

8ذوالحجہ :اس دن سورج نکلنے کے بعد احرام باندھو اور منیٰ جا کرنویں ذوالحجہ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کرو۔

۹ ذوالحجہ :سورج نکلنے کے بعد عرفات جاؤ اور زوال کے بعد وقوف کرو۔یہاں ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو۔ تلاوت ، درود شریف، استغفار، دعا اور ذکر میں سورج ڈوبنے تک مصروف رہو۔ سورج ڈوبنے کے بعد نمازِ مغرب ادا کئے بغیر مزدلفہ روانہ ہو جاؤ وہاں عشاء کے وقت میں نمازِ مغرب اور عشاء ادا کرو۔ رات مزدلفہ میں ہی گذارو۔

۱۰ذوالحجہ : فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ روانہ ہو جا۔آج کے دن یہ کام کرنے ہیں۔

۱)بڑے شیطان کو کنکر مارنا۔
۲)قربانی۔
۳)سر کے بال منڈانا۔
۴)طواف زیارت۔

۱۱ ذوالحجہ :آج تینوں شیطانوں کو کنکر مارو۔یہ دن اور رات یہاں منیٰ میں ہی گذارو۔

۱۲ ذوالحجہ :زوال کے بعد شیطانوں کو کنکر مارواور مکہ شریف واپس آجاؤ۔

عمرہ

ارکان احرام اور طواف، سعی اور بال کاٹنا۔

طریقہ

میقات سے گذرنے سے پہلے احرام باندھو۔دو رکعت سنت احرام ادا کرو۔ عمرہ کی نیت کرو اور تلبیہ پڑھو۔
تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ شریف کی طرف روانہ ہو جاؤ۔
اضطباع اور رمل کے ساتھ طواف کرو۔
مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرو۔
ملتزم اور زمزم کے کنویں پر جاؤ۔
صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو۔ بال منڈاؤ یا کٹاؤ۔

DAYS OF HAJJ

There are five days of Hajj:

8th ZUL-HIJJAH ; Put on Ihraam for Hajj , proceed to Minaa after sunrise and perform five prayers there upto the Fajar of 9th Zul-Hijjah.

9th ZUL-HIJJAH ; Proceed to Arafaat after sunrise and do Waqoof after Zawaal. Perform Zuhr and Asr here. Engage in Tilawah, Durood Shareef, Istigh'far, Zikr and Du'a until sunset. Proceed to Muz'dal'fah after sunset without performing Maghrib. Perform both Maghrib and 'Isha in Muz'dal'fah at 'Isha time and spend the whole night here.

10th ZUL-HIJJAH ; Perform Fajar prayer and proceed to Mina before sunrise. Perform the following four rites on this day;

1) Stoning the big Shaitaan.
2) Qurbaani.
3) Shaving the hair of the head.
4) Tawaaf-e-Ziyaarat.

11th ZUL-HIJJAH ; Stone all three Shaitaan after Zawaal. Spend this day and night at Mina. 12th 12th ZUL-HIJJAH ; Stone the three Shaitaan after Zawaal and return to MAKKAH.

UMRAH

FARAA'ID; Ihraam and Tawaaf
WAJIBAAT; Sa'ee and Shaving or trimming the hair.

PROCEDURE

Put on Ihraam before entering the Miqaat.
Perform two Rak'at Sunnat-e-Ihraam.
Form Niyyat and recite Talbiyyah.
Depart towards MAKKAH reciting Talbiyyah.
Perform Tawaaf with Idhtibaa and Ramal.
Perform 2 Rak'at behind Maqaam-e-Ibraheem.
Visit Multazam and the Well of Zamzam.
Perform Sa'ee between Safaa and Marwah.
Shave or trim the hair.

marfat.com

JINAYAAT

DAM : The sacrifice of a goat or sheep.
BADNAH : The sacrifice of a cow or camel.
SADQAH : Donation of 2 kg wheat four.

Dam will become Wajib in following cases

Using fragrance, wearing sewn clothes, cutting the hairs, cutting the nails, kissing, embracing and touching the body with lust, sexual intercourse, performing Tawaaf in Janabat, leaving Tawaaf-e-Rukhsat, omitting Sa'ee, leaving Arafah before sunset, not staying the morning in Muzdalfah without a cogent reason, not stoning the Shaitaan, shaving outside the Haram, shaving after 12th Zul-Hijjah or before stoning,

Badnah will become Wajib in the following cases; sexual intercourse after Waqoof and before Halq and Tawaaf.

THE GREEN DOME

Ziyarat of the Holy Grave of the Holy Prophet ﷺ is near to Wajib.

Almighty ALLAH said,

"And when they had been unjust to themselves, then came to you and begged ALLAH for forgiveness and the Messenger ﷺ had begged forgiveness for them: indeed they would have found ALLAH All-forgiving, Most Merciful.

Our Beloved Prophet ﷺ said,

"My intercession becomes Wajib for the one who visits my grave".

"Verily, he who made Hajj and refrained from visiting me has rendered me an injustice."

ETIQUETTES OF THE VISIT

Form pure intention of the visit.

جنایات

دم: اس سے مراد بکری یا بھیڑ کی قربانی ہے۔
بدنہ: اس سے مراد اونٹ یا گائے کی قربانی ہے۔
صدقہ: اس سے مراد دو کلو گندم کے آٹا کا صدقہ ہے۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں دم واجب ہو جاتا ہے:

خوشبو استعمال کرنا۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا، بال کاٹنا، ناخن کاٹنا، شہوت سے بوسہ لینا، گلے لگانا، جسم کو چھونا، جماع کرنا، جنابت کی حالت میں طواف کرنا، طوافِ رخصت چھوڑ دینا، سعی چھوڑ دینا، سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کو چھوڑ دینا، مزدلفہ میں بغیر عذر کے صبح نہ ٹھہرنا، کنکر نہ مارنا، حرم سے باہر حلق کرنا، ۱۲ ذوالحج کے بعد یا رمی سے پہلے بال کاٹ لینا۔ ان صورتوں میں بدنہ واجب ہو گا۔

گنبدِ خضراء

قبرِ اقدس کی زیارت واجب کے قریب ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ: ''اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے۔ آپ کے پاس حاضر ہو جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے اور رسولِ کریم بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ کو بہت مغفرت کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ضرور پاتے۔''

ہمارے نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی، میری شفاعت اس پر واجب ہو گئی۔''

ترجمہ: ''بے شک جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔''

زیارت کے آداب

خالص زیارت کی نیت کرو۔

marfat.com

راستہ میں درود شریف میں مصروف رہو۔
گنبدِ خضراء کو دیکھتے وقت درود شریف کی کثرت کرو۔
غسل کرو، خوبصورت اور صاف کپڑے پہنو اور مسجد نبوی شریف کے لئے روانہ ہو جاؤ۔
اجازت طلب کرتے ہوئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد شریف میں داخل ہوؤ۔
تحیۃ المسجد ادا کر کے مشرقی جانب سے مواجہہ شریف کی طرف مکمل ادب واحترام سے چلو۔ نہایت ادب واحترام سے نگاہیں جھکا کر چار ہاتھ دور کھڑے ہو جاؤ۔
ہر گز جالی شریف کو چومنے یا ہاتھ لگانے کی کوشش نہ کرو۔ یہ خلافِ ادب ہے۔

ان الفاظ میں کمالِ ادب سے سلام عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْن

وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَ اُمَّتِکَ اَجْمَعِيْن

نبی معظم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے بار بار شفاعت طلب کرو اور عرض کرو۔

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

اب تقریباً آدھا گز دائیں طرف چلو۔ آپ اب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ اقدس کے سامنے ہو۔ آپ کی بارگاہِ اقدس میں یوں سلام عرض کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِى الْغَارِ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

Remain busy reciting Durood Shareef on the journey.
Recite Durood Shareef in abundance upon seeing The Green Dome.
Perform Ghusl, wear beautiful pure clothes and leave for the Mosque of the Prophet ﷺ.
Enter the Mosque seeking permission for the visit and reciting Tasmiyah with utmost respect, reverence and humility.
Perform Tahiyyat-ul-Masjid, go to the Muwajah Shareef from the east and stand upto four yards away with downcast eyes and utmost repect and reverence. On no account try to kiss or touch the gold wire-mesh enclosure because this is very disrespectful. Now say your humble Salaam in these words;

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْن

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَ اُمَّتِکَ اَجْمَعِيْن

Beg his intercession for yourself and for your relatives and say;

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

Now move about half yard towards your right. You are now facing the grave of Hazrat Abu Bakr Siddique. Convey your Salaam to him in these words;

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِى الْغَارِ
وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

marfat.com

اب پھر تقریباً آدھا گز اپنے دائیں طرف چلو۔ اب آپ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے سامنے ہو ان کی بارگاہ اقدس میں یوں سلام عرض کرو۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا امِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْن
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا عِزَّ الْاِسْلامِ وَالْمُسْلِمِیْن وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اب اپنی بائیں طرف تھوڑا سا چلو۔ دونوں مزارات کے درمیان ہو اب یوں سلام عرض کرو۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔
اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا وَزِیْرَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہ
اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا ضَجِیْعَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلَیْکُمَا وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ۔

یہ سارے مقامات محل اجابت ہیں یہاں پر جامع دعائیں کرو۔ درود شریف بہترین دعا ہے۔ مسجد میں تمام مقدس مقامات پر جاؤ اور نوافل ادا کرو۔ مسجد نبوی میں باوضو رہو۔

جنت البقیع کی زیارت کرنا سنت ہے۔ یہاں پر دس ہزار صحابہ اور ان گنت تابعین اور تبع تابعین مدفون ہیں۔ ان کی زیارت کرو اور یوں سلام عرض کرو۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْن ۔ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ ۔
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِکُمْ لَاحِقُوْن ۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ بَقِیْعِ الْغَرْقَد ۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ

مسجد قبا اور شہداء بدر و اُحد کی زیارت کرنا بھی سنت ہے

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ مَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ ۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم۔

Again move to your right about half yard. You are now facing the grave of Hazrat Umar Farooq. Convey your Salaam to him in these words;

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا امِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْن
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا عِزَّ الْاِسْلامِ وَالْمُسْلِمِیْن وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

Now move a little to your left, stand between both the graves and convey your Saalam in these words:

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔
اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا وَزِیْرَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہ
اَلسَّلامُ عَلَیْکُمَا یا ضَجِیْعَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَ عَلَیْکُمَا وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ۔

These are all places of acceptance, make perfect supplications here. Durood Shareef is one of the best supplications.

Visit all the sacred places in the Mosque, perform Nawafil there and remain pure while in the Mosque. It is Sunnat to visit Jannat-ul-Baqee. 10,000 Sahabah and countless Tabi'een and Taba Tabi'een are buried here. Visit them and express your Salaam thus;

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْن ۔ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ ۔
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ بِکُمْ لَاحِقُوْن ۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ بَقِیْعِ الْغَرْقَد ۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ

It is also Sunnat to visit Masjid-e-Quba and the martyrs of Badr and Uhud .

---

marfat.com

...ی رگجرات (نیوز ایجنسیاں+اخبارات) حقیقی سپر پاور اللہ کی ذات ہے حکمران امریکہ نہیں خدا کے احکام کو مانیں اور اسی کی بندگی اختیار کریں۔ قرآن ...قانونِ حدود اور قانون ناموس رسالت کو توڑنے اور غیر مؤثر کرنے کے بعد نہ صرف مشرف کا زوال شروع ہو گیا تھا بلکہ پوری قوم پر اس کا وبال پڑا ہوا ...اگر پیپلز پارٹی نے سزائے موت کی شرعی سزاؤں کو ختم کیا تو نہ صرف وہ بلکہ خاموش رہنے والے تمام مسلمان بھی خدا کی پکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے، ...ان پاکستان حکومت کو اسلام شکن اقدامات سے روکنے کیلئے کردار ادا کریں۔ امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کے مختلف جلسوں سے خطابات

...آباد: (رپورٹ) لادینیت اور تباہ کن عریانی و فحاشی کے خلاف عالمی تنظیم اہلسنت کی اپیل پر 5 دسمبر جمعۃ المبارک کو ''یوم غیرت ایمانی'' منایا جائیگا۔

...ت (اخبارات) حسب سابق اس سال بھی جامع مسجد عیدگاہ نیک آباد میں مرد حضرات اور شریعت کالج طالبات میں خواتین سینکڑوں کی تعداد میں اعتکاف بیٹھے۔ اس موقع پر جامعہ قادریہ عالیہ و شریعت کالج طالبات کے مہتمم حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے تربیتی خطابات فرمائے جبکہ خواتین کو ریحانہ کوثر قادری نگران عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین و پرنسپل شریعت کالج طالبات نے خصوصی لیکچر دیئے۔

...(پ ر) پیر محمد افضل قادری مدظلہ کے تاریخی خطابات اور شاندار لیکچر لبیک TV پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ جبکہ محمد عثمان قادری ہر جمعرات اور جمعہ کی شب 9 ...1 بجے تک لبیک TV پر تفسیر قرآن بیان کرتے ہیں اور آخر میں سوالوں کے جوابات دیتے ہیں یہ پروگرام جمعہ اور ہفتہ دن 12 بجے دوبارہ نشر ہوتے ہیں

،SR. 2850 ،Fr. 3785 ،Paksat1 ،Labbik Tv

...افضل قادری حفظہ اللہ کی احادیث کے ترجمہ و تشریح و تخریج پر مشتمل کتاب ''اربعین افضلیہ'' کی تیسری اشاعت دستیاب ہے، خواہشمند رابطہ کرسکتے ہیں

آواز اہلسنت کو ہر لحاظ سے مزید بہتر کرنے کیلئے کام شروع ہو چکا ہے، رائٹرز اور ایجنسی ہولڈرز مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں۔

...نظیم اہلسنت کی طرف سے زلزلہ زدگان کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ شہداء زلزلہ کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے ...دگان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔ یاد رہے کہ یہ مصائب و بلیات، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی آزمائش ہوتی ہیں جس کے ذریعے بندوں کے ...معاف کر کے اُن کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر بندوں کو صبر، توبہ اور اصلاحِ احوال کا حکم دیا گیا ہے۔ ہماری دینی، ملی و رفاہی ...ہوں نے اس مصیبت کی گھڑی میں آفت زدہ لوگوں کی امداد کیلئے اپنا کردار پیش کیا ہے آج ہم عالمی تنظیم اہلسنت کی طرف سے تقریباً ایک ملین روپے کی رقم ...ے متاثرہ لوگوں کی امداد اور مساجد و دینی مدارس کی مرمت و تعمیر کا کام شروع کر رہے ہیں: پیر محمد افضل قادری کی الحاج محمد اسلم جنجوعہ (تنظیم کی ...ے منتظم امور زلزلہ) اور الحاج محمد ہمایوں و دیگر کے ہمراہ کوئٹہ میں صحافیوں کو دی گئی بریفنگ اور علماء کے اجلاس میں کیئے گئے خطاب سے اقتباس

...محمد عثمان افضل قادری دسمبر 08 کے وسط میں ابوظہبی دبئی شارجہ کے ایک ہفتے کے تبلیغی دورے پر روانہ ہونگے، رابطہ یہ ہوگا 00971-503209586

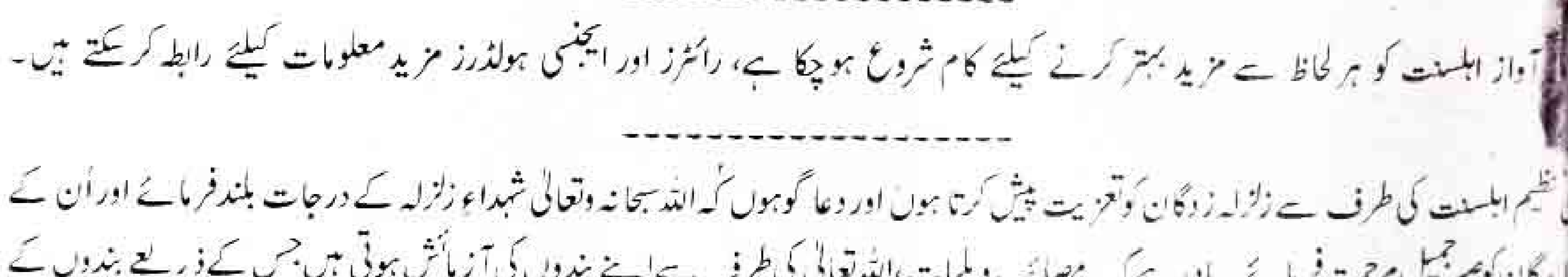

...ت نیک آباد مراڑیاں شریف میں ہونے والے گزشتہ عرس مبارک کی اختتامی دعا حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کروا رہے ہیں، جبکہ ایک تصویر میں نماز باجماعت کا منظر اور دوسری تصویر میں دربار شریف نظر آرہا ہے۔

marfat.com

قطب الاولیاء حضور قبلہ عالم
پیر محمد اسلم قادری قدس سرہٗ
نیک آبادی

پانچواں سالانہ
شہادت کربلا کانفرنس و عرس مبارک

مورخہ
10 محرم الحرام صبح 9 بجے تا نماز ظہر

بمقام
خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد بائی پاس گجرات

- مریدین، تلامذہ و عقیدت مندان قافلہ در قافلہ کلمہ شریف کا ورد کرتے ہوئے آئیں۔
- خواتین اور بالخصوص مریدات و تلمیذات شرعی پردے کا اہتمام کرتے ہوئے آئیں اور چھوٹے بچے لانے سے گریز کریں۔
- تلاوت قرآن مجید، کلمہ طیبہ، درود شریف اور دیگر اذکار کے تحائف برائے ایصال ثواب ساتھ لائیں۔

زیر صدارت
پیشوائے اہلسنت
علامہ پیر **محمد افضل قادری**
سجادہ نشین نیک آباد

زیر نگرانی
شہزادہ پیشوائے اہلسنت
صاحبزادہ **محمد عثمان قادری**

نامور علماء و مشائخ خطاب فرمائیں گے انشاءاللہ العزیز

مرکز اہلسنت جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات

میں 750 سے زائد طلبہ و طالبات کیلئے فری تعلیم، فری خوراک اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ شاخوں کی تعداد 316 تک پہنچ گئی ہے اور اس عظیم دینی، فلاحی و ملی نیٹ ورک کا فیضان دنیا بھر میں پہنچ رہا ہے۔

لہٰذا

- **چرم قربانی**، زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور گیارھویں شریف کے فنڈ کے ذریعے اس عظیم دینی خدمت میں حصہ لے کر اشاعت اسلام اور صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل فرمائیں۔
- آپ نقدی کے علاوہ عمارتی میٹریل اور سامان خورد و نوش کی صورت میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

جامعہ قادریہ عالمیہ، اکاؤنٹ نمبر 76-495 حبیب بینک لمیٹڈ، گجرات پاکستان

مراکز چرم قربانی

- نیک آباد (مرالیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات۔ فون 2-3521401
- عادل فرنیچر ہاؤس بالمقابل ... گجرات۔ فون 3534373, 3524277
- جامعہ مسجد ... گجرات۔ 0333-8461401
- ... PCO ... گجرات۔ 3522436
- ... گجرات۔ 3526096
- ...

منجانب
خالد محمود قادری و دیگر
خادمین جامعہ قادریہ عالمیہ
فون 2-053-3521401
فیکس 053-3511855
info@ahlesunnat.info

marfat.com